گل

تعلیمی وتربیتی نصاب
سات سے دس سال کیلئے

گُل

تعلیمی و تربیتی نصاب

سات سے دس سال کی عمر کے احمدی بچوں کیلئے

''اچھی ماؤں کی نگرانی میں پرورش پانے والے بچے نہ صرف دن رات اپنی ماں کے نیک اعمال کے نظارے دیکھتے ہیں بلکہ جس طرح وہ اپنی ماں کے اعمال کو دیکھتے ہیں اُسی طرح اُن کی ماں بھی شب و روز اُن کے اعمال کو دیکھتی ہے اور ہر خلافِ اخلاق بات اور ہر خلافِ شریعت حرکت پر اُن کو ٹوکتی اور شفقت و محبت کے الفاظ میں اُنہیں نصیحت کرتی رہتی ہے۔ ماں کا یہ فعل جو اُس کی اولاد کے لئے ایک دلکش وشیریں اسوہ ہوتا ہے۔ اور ماں کا یہ قول جو اُس کے بچوں کے کانوں میں شہد اور تریاق کے قطرے بن کر اُترتا چلا جاتا ہے۔ اُن کے گوشت پوست اور ہڈیوں تک میں سرایت کر لے اور اُن کے خون کا حصہ بن کر اُنہیں گویا ایک نیا جنم دے دیتا ہے۔ کاش دنیا اس نکتہ کو سمجھ لے۔ قوموں کے لیڈر اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ خاندانوں کے بانی اس نکتہ کو سمجھ لیں۔ گھر کا آقا اس نکتہ کو سمجھ لے۔ بچوں کی ماں اس نکتہ کو سمجھ لے۔ اور کاش بچے ہی اس نکتہ کو سمجھ لیں کہ اولاد کی تربیت کا بہترین آلہ ماں کی گود ہے۔ پس اے احمدیت کی فضا میں سانس لینے والی بہنو اور بیٹیو! .... اگر قوم کو تباہی کے گڑھے سے بچا کر ترقی کی شاہراہ کی طرف لے جانا ہے تو سنو اور یاد رکھو کہ اس نسخہ سے بڑھ کر کوئی نسخہ نہیں کہ اپنی گودوں کو نیکی کا گہوارہ بناؤ اپنی گودوں میں وہ جوہر پیدا کرو جو بدی مٹاتا اور نیکی کو پروان چڑھاتا ہے۔ جو شیطان کو دُور بھگاتا اور انسان کو رحمٰن کی طرف کھینچ لاتا ہے۔''

اچھی مائیں از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد

(احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے)

اصلی لی من لدنک سلطانا نصیرا

الیس اللہ بکاف عبدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

لندن

PK/9767

پیاری مکرمہ آپا سلیمہ میر صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط موصول ہوا۔ بچوں کے لئے کتب کا پروگرام بہت اچھا ہے۔ بڑا پسند آیا ہے اور دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں مدد فرمائے اور مثبت نتائج پیدا فرمائے۔ سب لکھنے والوں اور کام کرنے والوں کو خاص طور پر میری طرف سے محبت بھرا سلام پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

محترمہ سلیمہ میر صاحبہ

صدر لجنہ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

طاہرہ صدیقہ ناصر
بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ
ربوہ
12/5/1368
1989

مکرمہ محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکا خط اور کتاب "غنچہ" ملی۔ جزاکم اللہ

بہت خوب صورت کوشش ہے اور محنت اور محبت سے تیار کی گئی ہے۔ میں نے شروع سے لیکر آخر تک پڑھی ہے: بچوں کی معلومات اور مذہب میں دلچسپی بڑھانے والی ہے۔ آنحضرتؐ کی سیرت بہت پیارے اور دلچسپ انداز میں لکھی ہے۔ باوجود ہر واقعہ کو جانتے کے پڑھتے ہوئے بہت لطف آیا۔

اس سلسلے کی پہلی کتاب "کونپل" (غالباً) کو پڑھ کر اور اب اس کو پڑھ کر میرے دل میں اس بات کی شدت سے خواہش پیدا ہوئی کہ آپکی اس محنت سے زیادہ سے زیادہ احمدی بچے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور ممالک اگر نہ سہی تو کم از کم پاکستان میں ہی سب بچے فائدہ اٹھائیں تو بہت اچھا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپکی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کو پھیلانے اور کماحقہٗ فائدہ اٹھائے جانے کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے فضلوں سے نوازتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

سب ہمراہ کو میرا محبت بھرا سلام دیں۔

والسلام
خاکسار
طاہرہ صدیقہ ناصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کراچی - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

میں نے احمدی بچوں کے لئے تعلیمی اور تربیتی نصاب بنام "کونپل" دیکھا۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی اس کوشش کے لئے ان کو بہترین جزا دے۔ انہوں نے ایک بڑی اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بڑا احسن قدم اٹھایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ممبرات لجنہ بچوں کی خوش نصیب مائیں ضرور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گی۔ اور اسے اپنے بچوں کے ذہن اور ماحول کو مدنظر رکھ کر مناسب رنگ میں بچوں کو پیش کریں گی۔

میں پرزور سفارش کرتی ہوں۔ کہ مائیں اس نصاب کو بچوں اور ماؤں کے لئے زیادہ مفید بنانے کے لئے اپنے دلچسپ تجربات اور مفید مشوروں سے ضرور نوازیں۔ تاکہ اگلا ایڈیشن زیادہ مفید رنگ میں تیار کیا جاسکے۔

یاد رکھیں تربیت اولاد میں دعاؤں کو خاص اہمیت ہے۔ اس سے خود آپکی تربیت نفس بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپکی دعاؤں اور سعی کو قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

طالب دعا

محمودہ بیگم

ڈپٹی ایجوکیشنل ایڈوائزر (ریٹائرڈ)

مرکزی وزارت تعلیم۔ حکومت پاکستان

پیش لفظ

خدا کے فضل و کرم کے ساتھ " کونپل" اور " غنچہ " کے بعد احمدی بچوں کے نصاب کے سلسلہ کا تیسرا حصّہ گُل پیش کیا جارہا ہے ۔گُل دس سال کے بچّوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب ہے۔قرآن پاک کے پہلے پارے کے پہلے نصف حصّے کے حضرت علامہ میر محمد اسحاق صاحب (خُدا تعالیٰ اُن کو جنّت کی اعلیٰ ترین نعماء سے نوازے) کے ترجمے کی شمولیّت سے کتاب کی قدر و قیمت میں بیش بہا اضافہ ہو گیا ہے۔اس سے ماؤں کو یاد کرانے میں آسانی ہو گی ۔ اِنشاءاللہ مستقبل کے معماروں کے ذہنوں کو دینی علوم سے منور کرنے کے لئے یہ سلسلہ نصاب شعبۂ اصلاح و ارشاد اور شعبۂ اشاعت کی مشترکہ پیش کش ہے۔

مندرجات

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1	توحید	9
2	رسالت	15
	قصیدہ	25
3	قرآن مجید	26
	پہلے پارہ کا نصف اول مع ترجمہ	31
4	نماز	44
	نماز جمعہ	50
5	خلفائے راشدین	58
	حضرت ابوبکر صدیقؓ	60
	حضرت عمر فاروقؓ	66
6	احمدیت	72
7	حضرت خاتم النبیینؐ	76
8	ظہور امام مہدیؑ	82
9	احادیث	89
10	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے تین الہام اور چند کتابوں کے نام	90
11	حصہ نظم	91

توحید

بچہ :۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق آپ نے بہت سی باتیں بتائی ہیں۔ یہ تو پتہ چل گیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔مگر کیوں پیدا کیا ہے؟

ماں :۔ یہ تو سوچنے کی بات ۔ میں تو نہیں بتا سکتی ۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا یہ وہی بتا سکتا ہے۔اُسی سے پوچھنا چاہیئے ۔

بچہ :۔ مگر وہ ہے کہاں۔ہمیں علم ہو کہ وہ کہاں ہے ۔ جب ہی تو اُس سے پوچھ سکتے ہیں۔

ماں :۔ باقی چیزوں کا علم کیسے ہوتا ہے؟

بچہ :۔ کچھ تو ہمیں نظر آجاتی ہیں۔مثلاً پھول، میز، کتاب، پھل وغیرہ۔

ماں :۔ اور کچھ ہمیں نظر نہیں آتیں۔مثلاً ہوا،خوشبو،روشنی وغیرہ۔

بچہ :۔ مگر اللہ تعالیٰ ہے کہاں؟

ماں :۔ جب میں کچن میں کام کر رہی ہوتی ہوں۔آپ اپنے کمرے سے مجھے بلاتے ہیں میں کہتی ہوں جی بیٹا۔تو آپ کو پتا لگ جاتا ہے کہ امی کچن میں ہے ۔آپ کو اس لئے پکارنا پڑتا ہے کہ میں آپ سے کچھ فاصلے پر ہوتی ہوں۔مگر خُدا تعالیٰ کو تو ہم دل میں بھی پُکار سکتے ہیں ۔ کیونکہ وہ ہر جگہ ہے۔اور ہمارے دل کی بات بھی سُنتا ہے

بچہ :۔ تو کیا اگر میں اللہ تعالیٰ کو پکاروں گا۔تو اللہ تعالیٰ میری آواز سنے گا

ماں :۔ قرآن میں لکھا ہے کہ جب میرے بندے مجھے پکارتے ہیں تو میں اُن کی پکار سنتا ہوں۔اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بہت قریب ہے۔ ہر جگہ ہے مجھے تو آپ کے پاس آنے میں کچھ وقت لگے گا مگر خدا کو مدد کے لئے پکاریں گے تو خدا تعالیٰ اُسی وقت مدد کرتا ہے۔

بچہ :۔ اللہ تعالیٰ سب کی مدد کرتا ہے

ماں :۔ اللہ تعالیٰ بہت محبت کرنے والا ہے۔ بہت پیار کرنے والا ہے۔ وہ دعاؤں کو سُنتا ہے۔ پُکار کو سُنتا ہے اور بڑی اچھی بات یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جو میری تلاش میں نکلتا ہے۔ اس کو میں اپنی طرف آنے کے راستے خود بتاتا ہوں۔

بچہ :۔ کیا وہ بچّوں کو بھی بتاتا ہے؟

ماں :۔ بالکل ہمارا کام ہے کہ ہم دعا کریں۔اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کہاں ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔اے میرے بندو تم بلاؤ تو سہی میں تمہارے پاس ہوں۔اور تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔ چنانچہ قرآن کریم سے ہمیں پتا لگا ہے کہ خدا بچّوں سے بھی پیار کرتا ہے۔اور بوڑھوں سے بھی۔ کالوں سے بھی پیار کرتا ہے۔اور گوروں سے بھی۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اللہ تعالےٰ کہاں ہے ۔اللہ تعالیٰ سے پوچھنے کی عادت ڈالئے۔اگر چھوٹے ہوتے ہوئے بچپن ہی سے کِسی چھوٹی بڑی مشکل یا مصیبت کے وقت خدا کو پکاریں۔مثلاً کِسی کی پنسل بھی گم ہو جائے۔اور وہ پیار سے اور یقین سے دُعا کرے کہ اے میرے خُدا مجھے تو کوئی طاقت نہیں۔ مجھے تو پنسل کا بھی پتا نہیں کہاں ہے تو میری مدد فرما پھر وہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ وہ حیران ہو جائے گا کہ خدا تعالیٰ کتنا

پیار کرنے والا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں سے بھی پیار کرتا ہے۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ۲۲ ستمبر ۸۳ء)

بچہ :۔ ہم بچے خدا تعالیٰ کو کیسے یاد کر سکتے ہیں۔

ماں :۔ سب سے پہلے تو نماز ہے۔ نماز ساری کی ساری دعا ہے اور خُدا کی یاد ہے۔ پھر دعائیں ہیں۔ آپ دعا پڑھیں۔ اور جب بھی کوئی بھی چیز ملے۔ خُدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ الحمدِللہ کہیں۔ اور ہر چیز کو دیکھیں کہ آپ تک کیسے پہنچی کِس کِس طرح اللہ تعالےٰ نے اس کا انتظام کیا اور یہ کہ خُدا تعالیٰ کیا کیا کر سکتا ہے، جاننے کی کوشش کریں۔ اور یہ کہ جب بھی کوئی کام کریں۔ پہلے سوچ لیں کہ اُس سے خُدا تعالیٰ خوش ہوگا یا نہیں۔

بچہ : ہمیں کیسے معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کیا کیا کر سکتا ہے

ماں : یہ جاننا تو انسان کے بس کی بات نہیں۔ آپ ایک سیاہی کی دوات سے کتنا عرصہ لکھتے رہتے ہیں ختم نہیں ہوتی۔ اگر پانی کے گلاس جتنی سیاہی کی دوات ہو تو کتنا لکھا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے جتنے دریا سمندر ہیں جتنا دنیا میں پانی ہے۔ سب سیاہی بن جائے۔ اور جتنے پودے پیڑ ہیں کاٹ کاٹ کر قلمیں بنا لیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوبیاں، جو کام وہ کر سکتا ہے اور اُس کی تعریف لکھیں تو بھی نہیں لکھی جا سکتی

بچہ :۔ اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بتائیں۔

ماں :۔ اللہ پاک کی خوبیاں صفات کہلاتی ہیں۔ اور صفات گنی نہیں جا سکتیں۔ اللہ پاک کے نام قرآن شریف میں آئے ہیں۔ اُن ناموں کو اسمائے الٰہی کہتے ہیں۔ اسمائے الٰہی زبانی یاد کرنے سے بڑا ثواب ملتا ہے اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگنی ہو اس کے نام کے ساتھ مانگیں۔ جیسے حفاظت کی ضرورت ہو کوئی

خوف ہوتو ''یا حفیظ'' کہیں علم حاصل کرنے کی دعا کرنا ہوتو 'اے علیم خدا مجھے علم سکھا۔اس کے علاوہ ان خوبیوں کو انسان اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ جیسے خدا علیم ہے۔بندے علم سیکھنے کی کوشش کریں اور دوسروں کو سکھائیں۔میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی کچھ صفات سکھاتی ہوں۔

☆ الملك سب سے بڑا بادشاہ دونوں جہانوں کا مالک۔سب لوگ اس کے محتاج ہیں۔اس کے اوپر کوئی حاکم نہیں۔صرف وہی دے سکتا۔اس لئے صرف اُسی سے مانگنا چاہیئے۔

☆ اَلقُدوُّس سب سے زیادہ پاک جس میں کسی قسم کی کمی کا خیال بھی نہ آئے۔اُس کے ماننے والے بھی کوشش کریں کہ کسی قسم کی بُرائی اُن میں پیدا نہ ہو۔سوچیں بھی اچھی بات۔کریں بھی اچھی بات۔فرشتوں کی طرح پاک ہو جائیں۔

☆ اَلسَّلَامُ سب سے زیادہ سلامت اور سلامتی دینے والا جس سے نفع ہی نفع پہنچے اس لئے انسان بھی ایک دوسرے کے لئے سلامتی والے بننے کی کوشش کریں۔

☆ اَلمُومِن امن دینے والا۔اس دنیا میں بھی امن دینے والا۔اور آخرت میں بھی امن دینے والا۔انسان بھی دوسروں کو اپنی اور غیروں کی برائی سے امن دینے والے بنیں

☆ اَلْعَزِیْزُ غالب آنے والا۔ جو چاہے کر سکنے والا۔ جس پر کوئی اور غلبہ نہ پا سکے جب ہمارا خُدا غالب آنے والا خدا ہے۔ تو صرف اُسی سے اپنے لئے علم وعمل، خدا کی پہچان، اور دنیاوی ضروریات طلب کریں کسی اور کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں۔

☆ اَلْجَبَّارُ زبردست، بگڑے ہوئے کام بنانے والا، اتنی بلند شان والا، کہ اُس کی شان کو سمجھنا عقل کے بس کی بات نہ ہو۔ انسان اپنی برائی کی باتوں پر زبردستی قابو پائے اور اپنے اعمال کو بہتر بنائے۔

☆ اَلْمُتَکَبِّرُ بڑائی والا بزرگ۔ اس بات سے بے نیاز کہ کوئی اس کی قدر معلوم کرے۔ انسان کا خُدا اُسے سکھاتا ہے کہ خدا سے رشتہ جوڑ کر دنیا کی شان وشوکت والے بے حقیقت لگتے ہیں۔

☆ اَلْخَالِقُ بنانے والا۔ اپنی مخلوق کو اپنی حکمت اور اندازوں کے مطابق بنانے والا۔ چاند، سورج، زمین ایک رفتار سے چلتے ہیں۔ ان کی حرکت کو خاص اندازے سے بنایا ہے۔

☆ اَلْبَارِئُ پیدا کرنے والا۔ سب سامان اس کا ہے۔ بنانے والا وہ ہے۔ جب اس کا حکم ہوتا ہے۔ تو کوئی پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اپنی سب ضروریات اسی سے بیان کریں۔ تعویز، گنڈے، پیر، فقیر ٹونے، کُچھ نہیں دے سکتے۔

☆ اَلْمُصَوِّر صورت بنانے والا۔ خاص شکل دینے والا۔ ہر چیز کو خداتعالیٰ خاص شکل میں پیدا کرتا ہے۔ اِس لئے کِسی کے عیب کا مزاق نہیں اُڑانا چاہیئے اسکا کام بے عیب ہوتا ہے۔ انسانی کمزوریاں عیوب میں بدل جاتی ہیں۔

نوٹ :۔ بچّوں کو اسمائے الٰہی یاد کرا دیجئے۔ اسماء کا مفہوم آگے لکھ دیا گیا ہے۔ اس سے مدد لے کر اپنی زبان میں اپنے انداز میں باتوں باتوں میں سمجھاتی رہیئے۔ اس طرح بچّے کے دل میں خداتعالیٰ کی ہستی پیار بڑھے گا۔

(انشاءاللہ العزیز)

رسالتؐ

ماں :۔ ہم نے اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت زندگی کے متعلق کچھ باتیں کی تھیں وہ آپ کو یاد ہوں گی اور آپ اس جان سے زیادہ پیارے وجود کے متعلق اور بہت کچھ جاننا چاہتے ہوں گے۔ہم پہلے سیکھی ہوئی باتوں کو دُہرا کر اگلے واقعات کا ذکر کریں گے۔آپ کو یاد ہوگا کہ پیارے آقا کہاں پیدا ہوئے تھے۔

بچہ :۔ مکہ میں ۔اُن کے ابو کا نام حضرت عبداللہ اور امی کا نام حضرت آمنہ تھا۔

ماں :۔ تاریخ اور وقت بھی بتایئے۔

بچہ :۔ وقت تو بہت صبح کا تھا اور تاریخ تھی......................

ماں :۔ 24 اپریل 571ء عیسوی، اچھا آپ کا تعلق کس خاندان سے تھا

بچہ :۔ قریش کے ایک خاندان بنو ہاشم سے۔ہمارے آقاؐ کے پردادا کا نام ہاشم تھا۔

ماں :۔ ہمارے آقاؐ کی پیدائش سے پہلے عرب میں کیا خاص واقعہ پیش آیا تھا

بچہ :۔ اصحاب فیل والا۔ جب ہاتھی والے اللہ میاں کے گھر کو گرانے آئے تھے مگر اللہ میاں نے اپنے گھر کی حفاظت کی ان کی فوج میں بیماری پھوٹ پڑی اور وہ تباہ ہو گئے۔

ماں :۔ پیارے آقاؐ کے دادا اور چچا کا نام بھی بتایئے؟

بچہ :۔ دادا کا نام عبدالمطلب اور چچا کا نام ابوطالب تھا۔آپؐ کے ابو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے۔

ماں :۔ آپؐ کا نام کس نے رکھا تھا؟

بچہ :۔ آپؐ کا نام آپؐ کے دادا نے رکھا۔آپؐ کے دادا چاہتے تھے کہ آپ کا پوتا بڑا ہو کر بہت بڑا اور اچھا آدمی بنے۔ اس لئے انہوں نے پیارے آقاؐ کا نام محمدؐ یعنی بہت تعریف کے قابل رکھا۔

ماں :۔آپؐ کو کس نے دودھ پلایا تھا۔اور آپؐ کے دودھ شریک بھائی کا نام کیا تھا؟

بچہ :۔ آپؐ کو دائی حلیمہ نے دودھ پلایا تھا۔اور آپؐ کے دودھ شریک بھائی کا نام عبداللہ تھا جس سے آپ کھیلا کرتے تھے۔آپؐ دائی حلیمہ کے پاس چار سال تک رہے۔

ماں :۔ آپؐ اپنی امّی حضرت آمنہ کی ساتھ کتنا عرصہ رہ سکے؟

بچہ :۔ صرف دو سال پھر آپؐ کی امّی فوت ہو گئیں۔اُس وقت آپؐ صرف چھ سال کے تھے۔

ماں :۔ آپؐ کی امّی کا انتقال ابواء کے مقام پر ہوا پھر آپؐ اپنے دادا جان کے پاس آ گئے۔وہاں کتنا عرصہ رہے؟

بچہ :۔ دادا جان کے پاس بھی دو سال رہے پھر آپؐ کے دادا بھی فوت ہو گئے تو آپؐ اپنے چچا ابوطالب کے پاس رہنے لگے۔

ماں :۔ آپؐ کے اور بھی چچا تھے مگر آپ کے ابّو حضرت عبداللہ اور حضرت ابوطالب کی امّی ایک ہی تھیں اس خیال سے آپؐ کے دادا نے سوچا کہ حضرت ابوطالب بچّے کو زیادہ پیار سے رکھیں گے۔آپؐ کے دادا جان نے آپؐ کے چچا کو بُلا کر نصیحت بھی کی تھی کہ اس چاند جیسے بچّے کو بہت پیار سے رکھنا۔

بچّہ :۔ کیا ابوطالب نے پھر آپؐ کو پیار سے رکھا؟

ماں :۔ اپنے بچّوں سے زیادہ پیار کیا۔حتّٰی کہ جب ایک دفعہ سفر پر جا رہے تھے تو پیارے آقاؐ کی خواہش پر اُن کو ساتھ لے گئے۔ یہ شام کا سفر تھا۔ اسی سفر کا وہ واقعہ ہے کی بحیرہ راہب نے آپؐ کو دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ بچّہ بڑا ہو کر اللہ کا نبی بنے گا۔اُس وقت آپ بارہ سال کے تھے۔

بچّہ :۔ اُس زمانے میں عرب کے لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ آپؐ کے دادا اور چچا بھی بتوں کی پوجا کرتے ہوں گے اور آپؐ ساتھ جاتے ہوں گے؟

ماں :۔ آپ نے مجھے ایک واقعہ یاد دلا دیا۔ ہمارے آقاؐ نے کبھی بتوں کی پوجا نہیں کی۔ مکّہ میں ایک بُت ہوتا تھا بوانہ اُس کا نام تھا۔ ہر سال اُس بُت کا ایک دن مناتے تھے۔سارے مکّہ سے لوگ جمع ہوتے اور اُس کی عبادت کرتے۔ ہمارے آقاؐ کا خاندان مکّہ کے سرداروں کا خاندان تھا سب بڑھ چڑھ کر شوق سے بوانہ بُت کا سالانہ دن مناتے۔ایک دفعہ سب تیاریاں کر رہے تھے۔اتنے میں کسی کو خیال آیا کہ محمدؐ کہاں ہیں اِدھر اُدھر دیکھا تو آپؐ ایک طرف چُپ چاپ بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے۔آپؐ سے کہا گیا آج اتنا بڑا کام ہو رہا ہے آپؐ نہیں جائیں گے جو ایسے چپ چاپ ایک طرف بیٹھے ہیں۔آپؐ نے صاف انکار کر دیا میں نہیں جاؤں گا۔گھر کے سب لوگ منانے لگے۔

پھوپھیاں آئیں، چچا آئے کہ آپؐ بھی چلیں سب انتظار کر رہے ہیں۔ جب آپؐ کسی کی بات مان کر بُت کے پاس جانے پر راضی نہ ہوئے تو آپ کے چچا حضرت ابوطالب آئے اور بڑے پیار سے سمجھایا کہ بُت کی پوجا کرنی چاہئیے ۔آپؐ ابھی نو عمر تھے مگر چچا سے بڑے ادب سے کہا چچا جان میں اس بات پر یقین نہیں رکھتا۔ اس لئے نہ میں بُت کی سالانہ پوجا کی تقریب میں جاؤں گا اور نہ ہی اس موقع پر پکا ہوا کھانا کھاؤں گا۔

آپؐ کے چچا نے دیکھا کہ محمدؐ نہیں مانیں گے تو سب کو کہہ دیا کہ جس میں اس کی خوشی ہے اسے کرنے دو اور اسے بُلا بُلا کر پریشان نہ کرو۔

بچّہ :۔ خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ اُس نے پیارے آقاؐ کو بچپن کی ناسمجھ عمر میں بھی بت پرستی سے بچالیا۔

ماں :۔ آپؐ غلط کام میں بچپن ہی سے شریک نہ ہوتے تھے بچپن کی عادتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ شروع سے بہت بہادر اور ذہین بچّے تھے۔ جب آپؐ پندرہ سولہ سال کے تھے تو عرب میں ایک جنگ لڑی گئی اس کا نام حربِ فجار تھا۔ آپؐ نے جنگ میں حِصّہ تو نہیں لیا اپنے چچاؤں کو بڑھ بڑھ کر تیر پکڑاتے رہے۔ خُدا تعالیٰ نے آپ کو بچپن میں بُرے کاموں سے روکے رکھا۔ اور نیک کام کروائے آپؐ ابھی چھوٹے تھے خانہ کعبہ کی مرمت کا کام ہو رہا تھا۔ آپ کو بھی پتھر اُٹھا اُٹھا کر دینے کا موقع ملا۔ ایک دن کیا ہوا آپ پتھر اُٹھا اُٹھا کر دے رہے تھے تو آپؐ کا تہہ بند اٹک رہا تھا آپ کے چچا حضرت عباسؓ نے آپ کا تہہ بند اونچا کر دیا۔ آپ کی پنڈلی کو ہوا لگی تو اس خیال سے کہ آپکی پنڈلی ننگی ہو رہی ہے اتنی شرم آئی کہ بے ہوش ہو گئے جب آپؐ کو ہوش آیا تو آپ

کہہ رہے تھے میرا تہہ بند میرا تہہ بند۔

بچّہ :۔ آپؐ بچپن میں تو بکریاں چراتے تھے اور پھر بڑے ہو کر عرب کے دوسرے لڑکوں کی طرح تیراندازی، گھڑسواری، تیراکی اور دوسرے کھیل کھیلے۔ بڑے ہو کر آپ کا پیشہ کیا تھا۔

ماں :۔ آپؐ نے اپنے چچا ابوطالب کی اجازت سے تجارت شروع کی ۔ تجارت اس طرح شروع کی کہ دوسروں کا سامان لے کر دوسرے شہروں میں بیچ آتے اور اپنے کام کی محنت وصول کر لیتے۔ تجارت میں آپ نے سچائی، امانت داری اور دیانت سے کام کیا۔ سب لوگ آپ کو امین کہنے لگے۔ مالدار لوگ پسند کرتے کہ آپؐ ہی اُن کا مال لے کر جائیں۔ کیونکہ آپ جھوٹ نہیں بولتے تھے اور دھوکہ نہیں دیتے تھے۔ ان سامان بھیجنے والوں میں ایک مال دار عورت حضرت خدیجہؓ تھیں ۔ حضرت خدیجہؓ نے اپنے مال کے ساتھ اپنے ایک نوکر کو بھی بھیجا۔ کچھ تو آنحضرتؐ پہلے ہی امین مشہور تھے۔ کچھ اس ملازم نے آ کر بہت تعریف کی۔ آپؐ کی عمر پچیس سال تھی۔ آپ صحت مند خوبصورت اور اچھی عادتوں والے نوجوان تھے مکّہ کے سب لوگ آپ کی بہت عزّت کرتے تھے ۔ حضرت خدیجہؓ جو ایک سمجھ دار مالدار خاتون تھیں ۔ آپؐ کی خوبیوں سے بہت متاثر ہوئیں ۔ اور آپؐ کو شادی کا پیغام بھیجا جو آپؐ نے مان لیا اور اس طرح ہمارے پیارے آقاؐ کی شادی بڑی سادگی سے ہو گئی۔

بچّہ :۔ آپؐ تو اپنے چچا کے گھر رہتے تھے شادی کے بعد دُلہن کہاں لائے ہوں گے؟

ماں :۔ ہمارے آقاؐ کا اپنا تو کوئی گھر نہیں تھا۔ حضرت خدیجہؓ کے

پاس مکان تھے۔ آپؐ حضرت خدیجہؓ کی خواہش پر حضرت ابوطالب کی اجازت سے ان کے مکان پر رہنے لگے۔

بچّہ :۔ اب ہمارے آقاؐ کو اپنا الگ مکان مل گیا۔

ماں :۔ صرف مکان ہی نہیں حضرت خدیجہؓ بہت عزّت اور پیار کرنے والی عورت تھیں۔ آپ نے ہمارے آقاؐ کی خوبیاں دیکھیں تو سمجھ گئیں کہ آپ بہت اعلیٰ شخصیّت کے مالک ہیں اپنا سارا مال سارے مکان سارے غلام سب کچھ ہمارے آقا کو دے دیا۔

بچّہ :۔ پھر تو آپؐ بہت امیر ہو گئے ہوں گے۔

ماں :۔ بہت امیر ہو گئے مگر جانتے ہو آپؐ نے اس دولت کا کیا کیا۔ ساری دولت، سارا مال غریبوں میں بانٹ دیا۔ سارے غلام آزاد کر دیئے اب جو گھر بنا اُس میں حضرت خدیجہؓ تھیں۔ ہمارے آقاؐ تھے اور اُن کی سچی محنت کی کمائی سے مشکل سے گزارا ہوتا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کا خیال رکھتے حضرت خدیجہؓ کھانا پکاتیں تو آنحضورؐ لکڑیاں لاتے۔ کپڑے مرمت کر لیتے جوتا مرمت کر لیتے گھر کا ہر قسم کا کام دونوں مل جُل کر ایک دوسرے کے مشورے سے کرتے۔

بچّہ :۔ آپ نے تو بتایا تھا کہ عرب کے لوگ عورتوں کی عزّت نہیں کرتے تھے۔

ماں :۔ وہ بھی ٹھیک تھا اور یہ بھی ٹھیک ہے آپؐ کی تو خدا تعالےٰ تربیت کر رہا تھا۔ اس لئے کام بھی سب سے جُدا تھے آپ نے کبھی کوئی ایسا انسان دیکھا ہے جس نے ساری عمر مشکل میں گزاری ہو پھر اچانک بہت سا مال مل

جائے اور وہ سڑک پر کھڑا ہو کر ہر غریب کو جھولی بھر بھر کے دے کر خالی ہاتھ اپنے گھر لَوٹ آئے۔ یہ حوصلہ ہمارے آقاؐ کو خُدا تعالیٰ نے دیا تھا۔آپ کو تو حضرت خدیجہؓ کی نیکی، محبت اور گھر کے آرام کی ضرورت تھی آپ کو وہ مل گیا تو سب کچھ مل گیا آپ کبھی حضرت خدیجہؓ سے اونچی غصے والی آواز میں بات نہ کرتے تھے پھر خدا تعالیٰ نے آپ کو بچے دیئے۔ قاسم، طیب اور طاہر مگر لڑکے بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔ بیٹیاں حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت اُم کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ بڑی ہوئیں، شادیاں ہوئیں۔

بچہ :۔ آپؐ کبھی کبھی اپنی چچا سے ملنے جاتے ہوں گے۔

ماں :۔ چچا سے ہر بڑے کام میں مشورہ کرتے اُن کی بہت عزّت کرتے، ایک دفعہ مکّہ میں سخت قحط پڑا۔ حضرت ابو طالب کے بہت سے بچّے تھے کھانے کی بہت کمی ہو گئی تو ہمارے آقاؐ نے اپنے دوسرے چچا حضرت عباسؓ سے کہا آج کل چچا کے گھر تنگی ہے اور بچّے مشکل سے پیٹ بھر کر کھانا کھا سکتے ہیں ایسا کرتے ہیں کہ ایک بیٹا آپ لے جائیں اور ایک بیٹا میں اپنے ساتھ رکھ لیتا ہوں

بچہ :۔ پھر حضرت علیؓ جو اُس وقت کمزور سا بچّہ تھے ہمارے آقاؐ کو مل گئے

ماں :۔ اس زمانے کا ایک اور واقعہ آپ کو سناؤں خانہ کعبہ کی مرمت ہو رہی تھی سب کام ہو گیا۔ حجرِ اسود رکھنا باقی تھا۔ حجرِ اسود کی بڑی عزّت تھی۔ ہر سردار چاہتا تھا کہ وہ حجرِ اسود رکھے جھگڑا ہونے والا تھا کہ کسی نے تجویز دی لڑائی نہ کرو ایسا فیصلہ کرو جو سب کو قبول ہو۔ کل صبح جو سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل

ہو اُسی سے فیصلہ کروالو۔ اگلی صبح، خدا کا کرنا کیا ہوا، کہ سب سے پہلے جو شخص خانہ کعبہ میں داخل ہوا وہ ہمارے آقاؐ تھے ۔اب مکّہ کے بڑے بڑے سردار جمع ہو گئے فیصلہ آپؐ کو کرنا تھا۔

بچّہ :۔ بڑا مُشکل فیصلہ تھا۔

ماں :۔ فیصلہ تو مشکل تھا مگر خدا تعالیٰ کی مدد آپؐ کے ساتھ تھی آپ نے فیصلہ کیا کہ ایک چادر لے کر اُس پر حجر اسود رکھیں سب مل کر اُس چادر کو اُٹھائیں جب حجر اسود اتنا اونچا ہو جائے کہ اُس کے نصب کرنے کی جگہ آئے تو خود آپؐ اُسے اُس کی جگہ پر رکھ دیں گے۔ اس جج کا یہ فیصلہ سب نے دل سے قبول کر لیا اور جھگڑا ہوتے ہوتے رہ گیا۔

بچّہ :۔ لوگ تو آپ کی بہت عزّت کرتے ہوں گے۔

ماں :۔ ایسی بہت سی باتیں ہوتی تھیں جن سے لوگ آپؐ کو بہت عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ آپ کو تو معلوم ہے بُت پتھر سے بنے ہوتے ہیں ۔اگر اُن سے کچھ مانگیں یا مشورہ مانگیں تو وہ دے نہیں سکتے۔ آنحضورؐ ان بُتوں کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور تنہا بیٹھ کر دعا کیا کرتے کہ اے زمین و آسمان کے بنانے والے مجھے اپنا پتا بتا دے۔ ان دعاؤں کو خدا تعالیٰ سنتا تھا۔ آپؐ کو خواب میں سچّی باتیں بتا دیتا آپ کی خوابیں سننے والے جب انہیں پوری ہوتا دیکھتے تو دل میں سوچتے محمدؐ کا خدا تو سنتا ہے جواب بھی دیتا ہے پھر صرف خواب میں ہی نہیں بعض دفعہ آپ کو جاگتے میں کچھ نظّارے نظر آتے آپ وہ سب کو بتا دیتے پھر واقعتاً بالکل ویسے ہی ہو جاتا۔ لوگ تو حیران رہ جاتے پر آپؐ کا ایمان اور مضبوط ہو جاتا کہ کوئی خالق ہے آپؐ اس خالق خدا کو ملنا چاہتے تھے

دنیا کی دلچسپیاں آپ کو بیکار لگیں۔ایک غار تھی 'غارِ حرا' اس میں جا کر تنہا بیٹھ کہ سوچتے۔کبھی حضرت خدیجہؓ بھی ساتھ جاتیں۔

بچّہ :۔ حضرت خدیجہؓ منع نہیں کرتی تھیں۔

ماں :۔ حضرت خدیجہؓ کو عِلم ہو رہا تھا کہ میرا محمد کوئی عام آدمی نہیں۔آپ اُن کو کئی کئی دن کا کھانا بنا کر دیتیں۔جب اُنہیں اندازہ ہوتا کہ آپ نے زیادہ دن لگا دیئے ہیں کھانا ختم ہو گیا ہوگا تو کھانا لے کر جاتیں۔

بچّہ :۔ پھر کب پتہ چلا کہ آپ ہی وہ رسول ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کے لئے بھیجا ہے؟

ماں :۔ آپؐ کی عمر چالیس سال گیارہ دن تھی ۱۲ ربیع الاوّل تاریخ تھی (۱۲ فروری ۶۱۰ء) آپ غارِ حرا میں عبادت کر رہے تھے کہ ایک فرشتہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ کو یہ بات بتائی آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔حضرت جبرائیل نے آپ کو وضو کرنا سکھایا اور آپ کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس طرح آپ کو عبادت کرنے کا طریقہ سکھایا۔ پھر تقریباً چھ مہینے کے بعد رمضان کے مہینے کے آخری دن تھے۔حضرت جبرائیلؑ تشریف لائے اور خدا کا پیغام دیا ''اقراء'' پڑھ اپنے رب کے نام سے جو سب جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔آپ ڈر گئے۔فرشتے اور خدا کے پیغام سے نہیں اس خیال سے کہ یہ تو بہت بڑا کام مجھے کہہ رہے ہیں۔اتنا بڑا کام میں کیسے کر سکتا ہوں۔فرشتے نے اپنے سینے سے لگا کر آپ کی ہمت بندھائی۔آپ خدا کا پیغام پا کر فوراً گھر آ گئے۔آپ کی حالت ایسی تھی جیسے کانپ رہے ہوں۔حضرت خدیجہؓ نے دیکھا تو آپ کی خیریت پوچھی آپؐ نے فرمایا مجھے کپڑا اوڑھا دو۔

بچّہ :۔ پھر کیا ہوا۔

ماں :۔ پیارے بچّے آپ اتنے واقعات یاد کر لیں پھر میں آپ کو اس کے بعد کی مبارک زندگی کی باتیں بتاؤں گی۔ آؤ ہم دونوں مل کر اپنے پیارے آقاؐ پر درود بھیجیں۔

ماں ، بچّہ:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیہ

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان میں

قصیدہ

از

حضرت بانیء سلسلہ احمدیہ (آپ پر سلامتی ہو)

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَ الْعِرْفَانِ
یَسْعٰی إِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

اے اللہ تعالیٰ کے فیض اور عرفان کے چشمے لوگ سخت پیاسوں کی طرح تیری طرف دوڑ رہے ہیں

یَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ
تَھْوِیْ إِلَیْکَ الزُّمَرُ بِالْکِیْزَانِ

اے انعام دینے اور احسان فرمانے والے خدا کے فضل کے سمندر، لوگ فوج در فوج کوزے لئے تیری طرف تیزی سے آ رہے ہیں۔

قرآن مجید

ماں:۔ دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

بچّہ :۔ آپ ہروقت یہ شعر پڑھتی ہیں۔قرآنِ مجید سے اتنا پیار کیوں کرتے ہیں؟

ماں :۔ قرآن پاک کس کا کلام ہے؟

بچّہ :۔ خداتعالیٰ کا جواُس نے اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کو سکھایا۔

ماں :۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس ترتیب میں جس میں آج تک ہم قرآن مجید پڑھتے ہیں کب لکھوایا گیا؟

بچّہ :۔ یہ تو مجھے پتہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم قرآن مجید کا جو حِصّہ خداتعالیٰ اُنہیں سکھاتا تھا لکھوالیا کرتے تھے۔

ماں :۔ پھر خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے اسے حضرت جبرائیلؑ کے بتائے ہوئے طریق پر ترتیب سے لکھوایا

بچّہ :۔ عام طور پر آپؐ کن صحابی سے قرآن مجید لکھواتے تھے؟

ماں :۔ حضرت زید بن ثابتؓ سے۔آپ بتایئے قرآن مجید کی پہلی آیت کون سی نازل ہوئی۔

بچّہ :۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ

ماں :۔ قرآنِ پاک کے سیپاروں اور سورتوں کی تعداد بھی بتایئے؟

بچّہ :۔ ۳۰ سیپارے اور ۱۱۴ سورتیں۔

ماں :۔ آپ کو عِلم ہے ہر سورۃ سے پہلے بِسْمِ اللہ لکھی ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں ایک سورۃ ہے جس کے شروع میں بِسْمِ اللہ نہیں ہے اور ایک سورۃ میں دو دفعہ آئی ہے۔

بچّہ :۔ سورۃ توبہ سے پہلے بِسْمِ اللہ نہیں ہے اور..........

ماں :۔ سورۃ نمل میں دو دفعہ آئی ہے۔ اب ہم سوچ سوچ کہ ان نبیوں کے نام بتاتے ہیں جو ہم نے قُرآن مجید میں پڑھے ہیں۔

بچّہ :۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، اور حضرت یوسف علیہ السلام۔

ماں : اور حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام،

بچّہ :۔ حضرت رسول کریمؐ کے نام سے ایک سورۃ بھی ہے، سورۃ محمد

ماں :۔ حضرت نبی کریمؐ کے علاوہ بھی نبیوں کے نام سے سورتیں ہیں. سورۃ ابراہیمؑ، سورۃ یوسفؑ، سورۃ نوحؑ، سورۃ لقمانؑ، سورۃ یونسؑ

بچّہ :۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام قرآن پاک میں کتنی دفعہ آیا ہے؟

ماں :۔ چار مرتبہ

بچّہ :۔ آپ نے بتایا تھا کہ قُرآنِ پاک تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا۔گُل کتنا عرصہ لگا؟

ماں :۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کو نبوت چالیس سال میں ملی اور تریسٹھ سال میں آپؐ کی وفات ہوئی۔اس عرصہ میں خدا تعالیٰ آپؐ کو قرآنِ پاک تھوڑا تھوڑا کر کے سکھاتا رہا اب آپ بتایئے قرآن پاک کتنے عرصہ میں نازل ہوا۔

بچّہ :۔ تئیس سال میں

ماں :۔ اب میں آپ کو قرآن مجید سے حوالہ تلاش کرنا سکھاتی ہوں۔ اگر کہیں لکھا ہو۔سورۃ نساء آیت ۷۰ یا لکھا ہو سورۃ مائدہ ۱۱۸، سورۃ یونس آیت ۱۷ تو کس طرح تلاش کرتے ہیں۔

بچّہ :۔ یہ تو کچھ مشکل نہیں قُرآنِ پاک کے آخر میں لکھا ہوتا ہے کہ کون سی سورۃ کون سے پارے میں ہے وہاں سے قُرآن پاک کھول لیا اور آیات کے نمبر بھی لگے ہوتے ہیں وہاں سے آیت تلاش کر لی۔

ماں :۔ اچھا تو آپ ان تینوں آیات کے حوالے تلاش کر کے ان کا مطلب سنایئے۔

بچّہ :۔ سورۃ نساء آیت ۷۰ کا مطلب ہے۔

اور جو لوگ اللہ اور اس کے (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کریں

ئے۔ وہ اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جس پر اللہ نے انعام نازل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین۔

ماں :۔ اور دوسرا حوالہ سورۃ مائدہ آیت ۱۱۸ تلاش کیجئے اور مطلب سنایئے

بچّہ :۔ اور جب تک میں اُن میں رہا میں نگران رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دی تو تُو ہی اُن پر نگران تھا۔

ماں :۔ اب سورۃ یونس آیات ۱۷ انکالئے اور ترجمہ سنایئے۔

بچّہ :۔ یقیناً اُس سے پہلے ایک عرصہء دراز تم میں گزار چکا ہوں کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

ماں :۔ بالکل ٹھیک شاباش۔ ان حوالوں کو یاد رکھنا میں آپ کو ان کا مطلب بہت تفصیل سے سمجھاؤں گی۔ انشاءاللہ

بچّہ :۔ آپ نے مجھے پانچ پاروں کے نام یاد کروائے تھے۔ سُناؤں۔

ماں :۔ ضرور سنایئے۔

بچّہ :۔ الٓمٓ ۔ سَیَقُوْل ۔ تِلکَ الرُّسُلُ ۔ لَنْ تَنَالُوا وَالْمُحْصَنٰتُ

ماں :۔ الحمدللہ خدا تعالیٰ آپ کا حافظہ اور بہتر کرے اب ہم ان

سے آگے پانچ پاروں کے نام یاد کرتے ہیں۔آپ دہراتے جائیں۔

لَا یُحِبُّ اللہ ، وَ اِذَا سَمِعُوْا ، وَلَوْ اَنَّنَا ، قَالَ الْمَلَاُ ، وَاعْلَمُوْا

" میرے دل میں یہ خواہش شدّت سے پیدا کی گئی کہ قرآنِ کریم کی سورة بقرة کی ابتدائی سترہ آیتیں .... ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں۔ اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آنی چاہیےاور ہمیشہ دماغ میں مستحضر رہنی چاہیئے .... امید ہے کہ آپ میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیتوں کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے۔ چھوٹے بڑے سب ان سترہ آیات کو از بر کر لیں گے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اللہ آپ سے راضی ہو)

نوٹ: حضور کی اس خواہش کے احترام میں سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات مع ترجمہ حفظ کریں۔

پہلے پارہ کا نصف اول

مع ترجمہ

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ
وَسِتٌّ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
(شروع) کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے (جو) رحمٰن (اور) رحیم ہے

الٓمّٓ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ
الف۔لام۔میم یہ (کامل) کتاب ہے نہیں کوئی شک (کی بات) جس میں

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
ہدایت ہے متقیوں کے لیے وہ جو کہ ایمان لاتے ہیں

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
غیب پر اور قائم کرتے ہیں نماز اور اس سے جو

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
دیا ہم نے ان کو خرچ کرتے ہیں اور وہ جو کہ ایمان لاتے ہیں

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
اس پر جو اتارا گیا تیری طرف اور جو اتارا گیا پہلے تجھ سے

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۵﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى
اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں یہ لوگ

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٦﴾
ہدایت پر ہیں اپنے رب کی اور یہ لوگ ہی کامیاب ہونیوالے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ
یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا برابر ہے ان پر خواہ ڈرایا تونے ان کو یا

لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ
نہ ڈرایا تونے ان کو نہیں ایمان لاتے مہر کردی اللہ نے دلوں پر ان کے اور

عَلٰى سَمْعِهِمْ ۚ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۚ وَّلَهُمْ عَذَابٌ
کانوں پر ان کے اور آنکھوں پر ان کی پردہ ہے اور ان کے لیے عذاب ہے

عَظِيْمٌ ﴿٨﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ ع ۱
بڑا اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اللہ پر اور

بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩﴾ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ
آخرت کے دن پر حالانکہ نہیں ہیں وہ ہرگز مومن دھوکا دیتے ہیں اللہ کو

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠﴾
اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نہیں دھوکا دیتے مگر اپنے آپ کو اور نہیں محسوس کرتے

فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
دلوں میں ان کے بیماری تھی پس بڑھا دیا ان کو اللہ نے بیماری میں اور ان کے لیے عذاب ہے

اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿١١﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا
دردناک بسبب اس کے کہ تھے وہ جھوٹ بولتے اور جب کہا جاتا ہے ان کو کہ نہ

تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿١٢﴾
فساد کرو زمین میں کہتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَاِذَا
آگاہ ہو جاؤ یقیناً یہ ہی مفسد ہیں و لیکن نہیں محسوس کرتے اور جب

قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ
کہا جاتا ہے ان کو کہ ایمان لاؤ جیسا کہ ایمان لائے اور لوگ کہتے ہیں کیا ہم ایمان لاویں

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ
جیسا کہ ایمان لائے ہیں بے وقوف آگاہ ہو جاؤ یقیناً یہ ہی بیوقوف ہیں و لیکن

لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَ
نہیں جانتے اور جب یہ ملتے ہیں ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور

إِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ
جب اکیلے ہوتے ہیں اپنے شیطانوں کی طرف کہتے ہیں ہم ساتھ ہیں تمہارے سوائے اس کے نہیں کہ ہم

مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ
ہنسی کرنے والے ہیں اللہ ہنسی کی سزا دیگا انہیں اور مہلت دے گا ان کو اپنی سرکشی میں

يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ
بھٹک رہے ہیں یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے خریدی گمراہی بدلے ہدایت کے

فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾
پس نہ نفع دیا تجارت نے ان کی اور نہ ہوئے وہ ہدایت پانے والے

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ
بات ان کی مانند بات اس شخص کی ہے جس نے جلائی آگ پھر جب روشن کیا

مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ
اسے جو اردگرد تھا اس کے لے گیا اللہ نور ان کا اور چھوڑ دیا ان کو اندھیروں میں کہ

لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾
نہیں دیکھتے وہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ نہیں رجوع کرتے

أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ
یا مانند بارش کی بادل سے کہ اس میں اندھیرے ہیں اور گرج اور چمک ہے

يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ
ڈالتے ہیں انگلیاں اپنی کانوں میں اپنے بجلیوں کے سبب ڈر سے

الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ
موت کے اور اللہ گھیرنے والا ہے کافروں کو قریب ہے چمک

يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا
کہ اچک لے آنکھیں ان کی جب کبھی وہ روشنی کرتی ہے ان کیلئے چلنے لگتے ہیں اس میں اور جب

أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ
اندھیرا کرتی ہے ان پر ٹھہر جاتے ہیں اور اگر چاہے اللہ تو لے جاوے کان ان کے

وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يَا أَيُّهَا ع ٣ ٢

اور آنکھیں ان کی بیشک اللہ ہر بات پر خوب قدرت رکھنے والا ہے اے

النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ

لوگو عبادت کرو رب اپنے کی وہ جس نے پیدا کیا تم کو اور انہیں جو

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

پہلے تھے تم سے تاکہ تم متقی بنو وہ جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو

فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ

بچھونا اور آسمان کو چھت اور اتارا بادل سے پانی پھر نکالے

بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَ

اس کے ذریعہ پھلوں سے رزق تمہارے لیے پس نہ بناؤ اللہ کے شریک اور

أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ

تم جانتے ہو اور اگر ہو تم کسی شک میں متعلق اس کے جو اتارا ہم نے

عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ

بندہ پر اپنے تو لاؤ کوئی سورۃ مانند اس کی اور بلاؤ معبودوں کو اپنے

مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا

سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے پھر اگر نہ کیا تم نے (ایسا)

وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَ

اور ہرگز نہیں کرو گے تم (ایسا) تو ڈرو اس آگ سے ایندھن جس کا آدمی اور

الْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

پتھر ہیں تیار کی گئی ہے کافروں کے لیے اور بشارت دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

اور کیں انہوں نے نیکیاں کہ ان کے لیے باغات ہیں بہتی ہیں نیچے جن کے

الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا ۙ قَالُوا

نہریں جب کبھی دیے جاویں گے ان باغات سے کوئی پھل بطور رزق کے کہیں گے

هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ

یہ وہ ہے جو دیا گیا ہمیں پہلے (بھی) اور ان کو دیا جاوے گا وہ (رزق) ملتا جلتا اور ان کیلئے

فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ
ان میں بیویاں ہیں پاکیزہ اور وہ ان میں رہ پڑنے والے ہیں یقیناً اللہ

لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ
نہیں رکتا کہ بیان کرے مثال کوئی سی مچھر کی یا جو چیز اس سے بڑھ کر ہے

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا
پس جو لوگ ایمان لائے تو جانتے ہیں کہ وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور جو

لازم وقف الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ
لوگ کافر ہوئے تو کہتے ہیں کیا ارادہ کیا اللہ نے اس کے ساتھ بطور مثال کے

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا
گمراہ کرتا ہے ساتھ اس کے بہتوں کو اور ہدایت دیتا ہے ساتھ اس کے بہتوں کو اور نہیں گمراہ کرتا ساتھ اس کے مگر

الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
فاسقوں کو وہ جو کہ توڑتے ہیں عہد اللہ کا بعد پختہ

مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ
پختہ کرنے کے اور کاٹتے ہیں اس تعلق کو کہ حکم کیا اللہ نے جس کے متعلق کہ وہ جوڑا جائے اور

يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ
فساد کرتے ہیں زمین میں یہ لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں کس طرح

تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ
انکار کرتے ہو تم اللہ کا حالانکہ تھے تم بے جان پھر اس نے زندہ کیا تم کو پھر موت دے گا تم کو پھر

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا
زندہ کرے گا تم پھر طرف اس کی لوٹائے جاؤ گے تم وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ

فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ
زمین میں ہے سب کا سب پھر قصد کیا آسمان کا پھر ٹھیک ٹھاک بنایا انہیں

ع ٣ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ
سات آسمان اور وہ ہر ایک چیز کو خوب جاننے والا ہے اور جب کہا تیرے رب نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ
فرشتوں کو کہ میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک خلیفہ انہوں نے کہا کیا تو بنا دے گا

فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ

اس میں جو فساد کرے گا اس میں اور بہائے گا خون اور ہم تسبیح کرتے ہیں

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ ۳۰

تیری حمد کے اور تقدیس کرتے ہیں تیرے لیے فرمایا یقیناً میں خوب جانتا ہوں جو نہیں تم جانتے

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ

اور سکھائے اللہ نے آدم کو نام سب کے سب پھر پیش کیا ان کو فرشتوں پر

فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞ ۳۱

پھر فرمایا بتاؤ مجھے نام ان کے اگر ہو تم سچے

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ

انہوں نے کہا پاک ہے تو نہیں کوئی علم ہم کو سوائے اس کے جو سکھا دیا تو نے ہمیں یقیناً تو ہی خوب جاننے والا

الْحَكِيْمُ ۞ ۳۲ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَھُمْ

حکمت والا ہے فرمایا اے آدم بتا دے انہیں نام ان کے پھر جب بتا دیے انہیں

بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ

نام ان کے فرمایا کیا نہیں کہا تھا میں نے تم کو کہ میں جانتا ہوں غیب آسمانوں کا

وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۞ ۳۳ وَاِذْ

اور زمین کا اور میں جانتا ہوں جو ظاہر کرتے ہو تم اور جو ہو تم چھپاتے اور جب

قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى

کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا انہوں نے سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا

وَاسْتَكْبَرَ ڭ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۞ ۳۴ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ

اور تکبر کیا اور ہو گیا کافروں میں سے اور کہا ہم نے اے آدم رہو

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا

تو اور تیری بیوی اس باغ میں اور کھاؤ دونوں اس میں سے با فراغت جہاں چاہو تم اور نہ

تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ ۳۵ فَاَزَلَّهُمَا

قریب جانا اس درخت کے ورنہ ہو جاؤ گے ظالموں سے پھر پھسلا دیا ان کو

الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا

شیطان نے اس سے پھر نکالا ان کو اس سے کہ تھے وہ جس میں اور کہا ہم نے اترو

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ

بعض تمہارا بعض کے لیے دشمن ہے اور تمہارے لیے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے

اِلٰى حِيْنٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

ایک مدت تک پھر سیکھے آدم نے رب اپنے سے چند کلمات پھر فضل کے ساتھ توجہ فرمائی اس پر

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا

یقیناً وہی فضل کے ساتھ توجہ فرمانے والا رحم کرنے والا ہے کہا ہم نے اترو اس سے سب کے سب

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ

پھر اگر آئے تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت سو جنہوں نے پیروی کی میری ہدایت کی تو نہیں خوف

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور جھٹلایا

بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾

ہماری آیتوں کو یہ لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

اے بنی اسرائیل یاد کرو نعمت میری وہ جو انعام کی میں نے تم پر

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾ وَ

اور پورا کرو میرے ساتھ کئے ہوئے عہد کو میں پورا کروں تمہارے ساتھ کئے گئے عہد کو اور مجھ سے ہی پس ڈرو اور

اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ

ایمان لاؤ اس پر جو اتارا میں نے مصدق بنا کر اس کا جو تمہارے پاس ہے اور نہ ہو جاؤ پہلے

كَافِرٍۢ بِهٖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ز وَّاِيَّايَ

کافر اس کے اور نہ خریدو بدلے میری آیتوں کے مول تھوڑا اور مجھ سے

فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا

پس ڈرو اور نہ ملاؤ حق کو ساتھ باطل کے اور نہ چھپاؤ

الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

حق اور تم جانتے ہو اور قائم کرو نماز اور دو

الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ

زکوٰۃ اور جھکو ساتھ جھکنے والوں کے کیا تم حکم دیتے ہو لوگوں کو

بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا
نیکی کا اور بھول جاتے ہو اپنے آپ کو اور تم پڑھتے ہو کتاب پھر کیوں نہیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا
عقل کرتے تم اور مدد مانگو بذریعہ صبر اور نماز کے اور یقیناً یہ بات

لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
بھاری شاق ہے مگر ڈرنے والوں پر (نہیں) جو لوگ یقین رکھتے ہیں

ع ۵ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ يٰبَنِيْٓ
کہ وہ ملنے والے ہیں اپنے رب سے اور یہ کہ وہ اس کی طرف لوٹنے والے ہیں اے بنی

اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ
اسرائیل یاد کرو نعمت میری وہ جو انعام کی تھی میں نے تم پر اور یہ کہ

فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ
فضیلت دی تھی میں نے تم کو تمام دنیا پر اور ڈرو اس دن سے کہ نہیں کام آئے گا کوئی نفس

عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ
کسی نفس سے کچھ بھی اور نہ قبول کی جائے گی اس سے سفارش اور نہ لیا جاوے گا

مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ
اس سے معاوضہ اور نہ وہ مدد دیئے جائیں گے اور جب نجات دی ہم نے تم کو

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ
فرعونیوں سے (وہ) پہنچاتے تھے تم کو برا عذاب ذبح کرتے تھے

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ
بیٹوں کو تمہارے اور زندہ رکھتے تھے عورتوں کو تمہاری اور اس میں ابتلا تھا

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ
تمہارے رب کی طرف سے بڑا اور جب پھاڑا ہم نے تمہاری وجہ سے سمندر کو پھر نجات دی ہم نے تم کو

وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ وٰعَدْنَا
اور غرق کر دیا ہم نے فرعونیوں کو اور تم دیکھ رہے تھے اور جب وعدہ کیا ہم نے

مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ
موسیٰ سے چالیس رات کا پھر بنایا تم نے بچھڑا (معبود) پیچھے اس کے

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
اور تم ظالم تھے پھر درگزر کیا ہم نے تم سے بعد اس کے

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ
تاکہ تم شکر کرو اور جب دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور

الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
فرقان تاکہ تم ہدایت پاؤ اور جب کہا موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ
اپنی قوم کو اے قوم میری یقیناً تم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر بسبب اپنے بنانے کے بچھڑا

فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
پس توبہ کرو آگے اپنے خالق کے پھر قتل کرو اپنی جانوں کو یہ بہتر ہے

لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
تمہارے لیے نزدیک تمہارے خالق کے سو اس نے فضل کے ساتھ توجہ کی تم پر یقیناً وہی بہت توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى
سب پر رحم کرنے والا ہے اور جب کہا تم نے اے موسیٰ ہرگز نہیں ایمان لائیں گے ہم تجھ پر یہاں تک کہ دیکھیں ہم

اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾
اللہ کو آمنے سامنے تب پکڑا تم کو بجلی نے اور تم دیکھ رہے تھے

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَ
پھر اٹھایا ہم نے تم کو بعد تمہاری موت کے تاکہ تم شکر کرو اور

ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى
سایہ کیا ہم نے تم پر بادل کا اور اتارا ہم نے تم پر من اور سلویٰ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
(اور کہا) کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے جو دیں ہم نے تم کو اور نہیں ظلم کیا انہوں نے ہمارا ولیکن تھے وہ

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ
اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے اور جب کہا ہم نے داخل ہو جاؤ اس بستی میں

فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا
پھر کھاؤ اس سے جہاں چاہو تم بالفراغت اور داخل ہو دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے

قُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٩﴾

کہو گناہ جھڑ جاویں ہم بخش دینگے تم سے لیے تقصیریں تمہاری اور عنقریب زیادہ دینگے محسنوں کو

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا

پھر بدل ڈالا ان لوگوں نے جنہوں نے ظلم کیا بات کو خلاف اس کے جو کہی گئی تھی ان کو پس اتارا ہم نے

عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا

ان پر جنہوں نے ظلم کیا عذاب آسمان سے بسبب اس کے کہ تھے وہ

يَفْسُقُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا ع ۶

نافرمانی کرتے اور جب پانی مانگا موسیٰ نے واسطے اپنی قوم کے تو کہا ہم نے

اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ

مار اپنا سونٹا پتھر پر پس پھوٹ پڑے اس سے بارہ

عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن

چشمے بیشک جان لیا سب آدمیوں نے اپنا پانی پینے کا گھاٹ کھاؤ اور پیو

رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٦١﴾ وَإِذْ

روزی سے اللہ کی اور نہ فساد کرو زمین میں مفسد بن کر اور جب

قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا

کہا تم نے اے موسیٰ ہرگز نہیں ہم صبر کرینگے ایک ہی کھانے پر سو دعا کر ہمارے لیے

رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَ

رب اپنے سے کہ نکالے وہ ہمارے لیے اس سے جو اگاتی ہے زمین یعنی سبزی اس کی اور

قِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ

ککڑیاں اس کی اور گندم اس کی اور مسور اس کی اور پیاز اس کے فرمایا کیا بدلتے ہو تم

الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ

وہ چیز جو ادنیٰ ہے بجائے اس کے کہ جو بہتر ہے اترو کسی شہر میں تو یقیناً

لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ

تمہارے لیے ہوگا جو مانگا تم نے اور ماری گئی ان پر ذلت اور مسکنت

وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ

اور لوٹے وہ ساتھ غضب کے اللہ کی طرف سے یہ اس لیے کہ وہ تھے کفر کرتے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا
نہ مانتے آیات کا اور قتل کرتے نبیوں کو ناحق یہ اس سبب سے ہوا کہ

عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝٦٢ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
نافرمانی کی انہوں نے اور تھے وہ حد سے بڑھتے یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور

الَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
جو یہودی ہوئے اور عیسائی ہوئے اور صابی غرض جو کوئی ایمان لائے اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
اور آخری دن پر اور اس نے کی نیکی تو ان کے لیے اجر ہے ان کا پاس

رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٣ وَاِذْ
ان کے رب کے اور نہیں خوف ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جب

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ
لیا ہم نے پکا وعدہ تم سے اور بلند کیا ہم نے اوپر تمہارے طور کو (اور کہا) پکڑو جو

اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝٦٤
دیا ہم نے تم کو ساتھ قوت کے اور یاد رکھو جو اس میں ہے تاکہ تم متقی بنو

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
پھر پھر گئے تم بعد اس کے پس اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر

وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٥ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
اور رحمت اس کی تو ہوتے تم گھاٹا پانے والوں میں سے اور تحقیق یقیناً جان لیا تم نے

الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا
ان لوگوں کو جو حد سے بڑھے تم میں سے سبت کے بارے میں کہا ہم نے ان کو ہو جاؤ

قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝٦٦ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا
بندر ذلیل پس کر دیا ہم نے اس (بستی) کو عبرت واسطے ان (بستیوں) کے جو سامنے تھیں اس کے

وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٦٧ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
اور جو پیچھے تھیں اس کے اور (بنایا) نصیحت واسطے متقیوں کے اور جب کہا موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا
اپنی قوم کو یقیناً اللہ حکم دیتا ہے تم کو یہ کہ ذبح کرو تم ایک گائے۔ انہوں نے کہا

أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ

کیا تو بناتا ہے ہم کو مذاق اس نے کہا میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی کہ میں ہو جاؤں

الْجَاهِلِينَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ

جاہلوں میں سے انہوں نے کہا دعا کر تو ہمارے واسطے اپنے رب سے کہ کھول کر بیان کرے ہمارے واسطے کیسی ہے وہ کہا

إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ

اس نے یقیناً وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہیں بوڑھی اور نہ بچھڑی جوان ہے

بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا

درمیان اس کے پس کرو جو حکم دیے جاتے ہو انہوں نے کہا دعا کر واسطے ہمارے

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

اپنے رب سے کہ کھول کر بیان کرے ہمارے واسطے کیسا ہے رنگ اس کا! اس نے کہا یقیناً وہ فرماتا ہے کہ وہ

بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا

گائے ہے زرد گہرا ہے رنگ اس کا اچھی لگتی ہے دیکھنے والوں کو انہوں نے کہا

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا

دعا کر واسطے ہمارے اپنے رب سے کہ کھول کر بیان کرے واسطے ہمارے کہ کونسی ہے وہ! یقیناً گائیں مل جل گئی ہیں ہم پر

وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

اور ہم اگر چاہا اللہ نے ضرور ہدایت پانے والے ہیں اس نے کہا یقیناً وہ فرماتا ہے کہ وہ

بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ

گائے ہے نہیں جوتی گئی کہ پھاڑتی ہو زمین اور نہ پانی دیتی ہے کھیتی کو

مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ

صحیح سلامت ہے نہیں کوئی داغ اس میں انہوں نے کہا اب لایا ہے تو حق

فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا ع ۸

پس ذبح کیا انہوں نے اسے حالانکہ نزدیک تھے کہ وہ نہ کرتے اور جب قتل کیا تم نے ایک جان کو

فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾

پھر اختلاف کیا تم نے اس میں حالانکہ اللہ نکالنے والا تھا جسے تھے تم چھپاتے

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ

پس کہا ہم نے مارو اسے ساتھ اس کے بعض کے اسی طرح زندہ کرتا ہے اللہ مردوں کو

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ
اور دکھاتا ہے تم کو آیات اپنی تاکہ تم عقل کرو پھر سخت ہو گئے

قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ
دل تمہارے بعد اس کے پس وہ مانند پتھروں کے ہیں یا زیادہ ہیں

قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ
سختی میں اور یقیناً بعض پتھر البتہ ایسے ہیں کہ بہتی ہیں ان سے نہریں

وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا
اور یقیناً بعض ان میں سے البتہ ایسے ہیں کہ پھٹتے ہیں تو نکلتا ہے ان سے پانی اور یقیناً بعض ان میں سے

لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
البتہ ایسے ہیں کہ گرتے ہیں ڈر سے اللہ کے اور نہیں اللہ ہرگز بے خبر اس سے جو

تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ
کرتے ہو تم کیا پھر بھی تم توقع رکھو گے کہ ایمان لاویں گے وہ تمہارے حالانکہ یقیناً

كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ
ہے ایک فریق ان میں سے ابھی سنتے ہیں کلام اللہ کا پھر تحریف کرتے ہیں وہ اس میں

مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا
بعد اس کے کہ انہوں نے سمجھ لیا تھا اسے اور وہ جانتے ہیں اور جب وہ ملتے ہیں

الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ
ان سے جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور جب اکیلے ہوتے ہیں بعض ان کے طرف بعض کے

قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم
تو کہتے ہیں کیا بیان کرتے ہو تم ان سے وہ جو کھولا اللہ نے تم پر تاکہ جھگڑیں وہ تم سے

بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ
ساتھ اس کے پاس تمہارے رب کے کیا پس نہیں عقل کرتے تم کیا نہیں جانتے وہ کہ

اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ
اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور بعض ان میں سے

أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا
ان پڑھ ہیں نہیں جانتے کتاب کو سوائے آرزوؤں کے اور نہیں وہ مگر

يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾
گمان کرتے ہیں

نماز

بچّہ :۔ امّی میری اچھی امّی مجھے بیگ دلا دیجئے بہت خراب ہوگیا ہے

ماں :۔ اپنے پیارے بچّے کو بیگ ضرور دلاؤں گی انشاءاللہ۔آپ کی اس بات سے مجھے خیال آیا کہ جو ہم نماز پڑھتے ہیں اُس کا مطلب بھی کچھ اسی طرح کا ہے۔اللہ میرے پیارے اللہ سب چیزوں کے پیدا کرنے والے اللہ مجھے معاف کردے میری غلطیاں بخش دے مجھے دین اور دنیا کی اچھی اچھی چیزیں دے۔

بچّہ :۔ آپ نے یاد کرایا تھا کہ نماز اسلام کا دوسرا رُکن ہے میں نے یاد تو کرلیا مگر پوری طرح سمجھا نہیں ہوں۔

ماں :۔ آپ جس کمرے میں بیٹھے ہیں اس کی چھت چار دیواروں پر رکھی ہے۔اگر ان میں سے کوئی دیوار نہ ہو تو چھت ڈالنا مشکل ہو جائے۔ دیواریں چھت کیلئے ضروری ہیں۔اسی طرح اگر کوئی ہال ہو جس کی چھت ستونوں پر رکھی ہو اگر کوئی ستون نکال دیں تو چھت کمزور ہو جائے گی۔ یہ دیواریں اور ستون عمارت کا لازمی حصّہ ہیں۔جس کے بغیر عمارت نہیں بن سکتی اسی طرح رُکن جس کی جمع ارکان ہے مذہب اسلام کے ستون ہیں جن کے بغیر مذہب مکمل

نہیں ہوسکتا۔ارکانِ اسلام پانچ ہیں۔ پہلا توحید ہے دوسرا نماز پھر روزہ، زکواۃ اورحج ہیں اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ نماز کتنی ضروری ہے۔قرآنِ مجید میں بار بار نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔

بچّہ :۔ آپ نے بتایا تھا کہ عربی میں نماز کو صلوٰۃ کہتے ہیں پھر میں نے غور کرنا شروع کیا تو صلوٰۃ لفظ قرآن میں بار بار آتا ہے۔

ماں :۔ آپ غور کریں تو یہ بھی نظر آئے گا کہ صلوٰۃ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے لفظ نماز قائم کرنا آتا ہے۔اس کے بہت سے مطلب ہیں نماز پابندی سے پڑھنا۔نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا۔اور نماز کو شوق اور محبت سے پڑھنا۔نماز کے وقت کا کیسے پتہ چلتا ہے۔

بچّہ :۔ بیت سے آواز آتی ہے،نماز کے لئے آوَ،نماز کے لئے آوَ

ماں :۔ آپ کو یاد ہے تو سنائیں۔

بچّہ :۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُاَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہ. اَشْھَدُاَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہ. اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدً ارَّسُوْلُ اللّٰہِ. اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدً ارَّسُوْلُ اللّٰہِ. حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ. حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ. حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ. حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ. اَللّٰہُ اَکْبَر. اَللّٰہُ اَکْبَر. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ماں :۔ بیت سے بُلاوا آتے ہی وضو کر کے بیت کی طرف جانا

چاہئے بیت میں نماز پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا نمازی بیت میں صفیں بنا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ سیدھی لائن میں .... نماز کے لئے کھڑے ہونے کا طریق یہ ہے کہ آپ کے پاؤں دوسرے نمازیوں کے ساتھ برابر ہوں آگے نکلے ہوئے نہ ہوں۔ اور کندھے دوسرے نمازیوں کے کندھوں سے ملے ہوں۔ آگے پیچھے نہ ہوں۔ اگر ہر نمازی ان باتوں کا خیال رکھے گا تو لائن بالکل سیدھی بنے گی۔ درمیان میں جگہ نہ چھوڑیں۔ جب نماز کے لئے تیار ہو جائیں تو نماز کیسے شروع ہوتی ہے۔

بچہ :۔ امام کے پیچھے کھڑے ہونے والے نمازیوں میں سے کوئی چھوٹی سی آذان دیتا ہے۔

ماں :۔ اُسے آذان نہیں اقامت کہتے ہیں۔ آپ روزا قامت سنتے ہیں یاد ہوگئی ہوگی ہمیں بھی سنائیے۔

بچہ :۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُاَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّااللّٰہ. اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدً ارَّسُوْلُ اللّٰہِ. حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ. حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ. قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ. قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ اَللّٰہُ اَکْبَر. اَللّٰہُ اَکْبَر. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ماں :۔ اگر کسی وجہ سے بیت نہ جاسکیں تو گھر پر ہی نماز پڑھئے۔

آپ کو علم ہے کہ نماز ہمیں پاک صاف لباس میں پاک صاف جگہ پڑھنی

چاہیئے ۔ کیونکہ ہمیں بڑے بادشاہ کے سامنے جانا ہے ۔ اگر آپ اپنے پرنسپل کے آفس جائیں تو کن باتوں کا خیال رکھتے ہیں۔

بچّہ :۔ یونیفارم صحیح ہو، صاف ہو، استری کیا ہوا ہو، جوتے صاف ہوں ۔ ادب سے کھڑے ہوتے ہیں ۔ سوچ کر آرام سے بات کرتے ہیں ۔ بہت ڈر لگتا ہے کہ کوئی غلطی نہ ہو جائے۔

ماں :۔ نماز میں تو ہم بہت بڑے سب سے بڑے اللہ تعالیٰ کے سامنے جاتے ہیں ۔ اس سے بھی زیادہ خیال رکھنا چاہیئے ۔ پرنسپل کے آفس میں جانے کے لئے اجازت لیتے ہیں ۔ خدا کے سامنے جانے کے لئے نیت کرتے ہیں۔

بچّہ :۔ نیّت کیا ہوتی ہے۔

ماں :۔ نیّت کا مطلب ہوتا ہے ارادہ کرنا۔ جب ہم نماز کی نیت کہتے ہیں تو ہمارا مطلب ہوتا ہے سب کام چھوڑ کر ساری توجہ نماز کی طرف کرتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم نماز کے لئے وضو کر کے جائے نماز بچھا کر سیدھے کھڑے ہو کر جن عربی الفاظ میں نماز کی نیت کرتے تھے وہ میں آپ کو سکھاتی ہوں۔

اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○

بچّہ :۔ نیّت کے بعد نماز شروع کر دیتے ہیں

ماں :۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز شروع کرتے ہیں۔ نماز آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر سمجھ سمجھ کر پڑھنی چاہیئے۔

بچّہ :۔ سمجھ سمجھ کر کیسے نماز تو عربی میں ہوتی ہے

ماں :۔ آپ کو ترجمہ بھی سکھائیں گے۔ پہلے کچھ ضروری باتیں بتا دوں آپ اپنی انگلیوں پر گنتے جائیں کہ ہم نے نماز میں کن کن باتوں کا خیال رکھنا ہے۔

☆ کپڑے لباس صاف ہوں۔ گندے کپڑے پاک نہیں ہوتے۔

☆ جس جگہ نماز پڑھیں وہ بھی صاف ہو، جاءنماز بھی بالکل صاف ہو۔

☆ نماز سے پہلے وضو ضروری ہے۔

☆ وضو کا پانی صاف ہونا چاہیئے۔

☆ وضو کے بعد ادھر اُدھر کی باتیں نہ کریں ورنہ توجہ دوسری باتوں کی طرف ہو جائے گی۔ (وضو کا طریق غنچہ میں سکھایا گیا ہے)۔

☆ نماز کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔ جس طرف منہ کیا جائے اُس کو قبلہ کہتے ہیں۔ نمازی خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں خانہ کعبہ کو قبلہ کہتے ہیں۔

☆ نماز شروع کرتے وقت پوری توجہ نماز میں ہو ہم ایک بہت بڑے

بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو رہے ہیں جو ہمیں دیکھ رہا ہے۔ ہماری نگاہیں اس جگہ ہوں جہاں سجدہ کرتے وقت پیشانی رکھتے ہیں۔ نماز میں قیام رکوع اور قعدہ میں تیزی سے اُٹھنا بیٹھنا غلط ہے آرام سے وقار کے ساتھ جیسے کوئی جلدی نہ ہو بلکہ مزہ آرہا ہو نماز پڑھنے میں۔

☆ نماز میں آنکھیں بند نہ ہوں اور بالکل اندھیرا نہ ہو۔

☆ نماز نیند کے وقت نہ پڑھیں پوری ہوشیاری سے نماز پڑھیں۔

نیند میں پتہ ہی نہیں لگتا کیا کہہ گئے ہیں اور اللہ پاک کے سامنے غلط بات کہنے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔

☆ کسی چیز کا سہارا لے کر نماز نہ پڑھیں۔ ایک پاؤں پر سارا وزن ڈالنا یا بار بار ہلنا منع ہے۔ نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے۔

☆ جہاں کوئی نماز پڑھ رہا وہاں شور کرنا اور باتیں کرنا منع ہے۔

بچّہ :۔ نماز میں ہم خدا تعالیٰ سے کیا مانگتے ہیں؟

ماں :۔ نماز میں اللہ سے ہر چیز مانگ سکتے ہیں۔ اپنی زبان میں جو بھی مانگیں۔ سجدہ میں جب سبحان ربی الاعلیٰ کہہ لیں تو لمبی لمبی دعائیں کریں۔ اپنے حضور کے لئے، ساری جماعت کے لئے۔ اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں کے لئے کوئی بیمار ہو یا امتحان میں پاس ہونے کی دعا کرنی ہو سب کچھ عاجزی سے اپنے خدا سے مانگیں۔ ادب سے سوال کریں آپ کو تو علم ہے کہ خدا تعالیٰ سننے والا ہے۔ دینے والا ہے پھر ہم کسی اور سے کیوں مانگیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں صحیح طور پر نماز ادا کرنے کی توفیق دے۔

نماز جمعہ

بچّہ :۔ کل جمعہ ہے چھٹی کا دن ہے۔ کسی کے گھر جانے کا پروگرام بنائیں۔

ماں :۔ جس کے گھر جانے کا پروگرام رکھا ہے اُس کے مطابق تیاری صبح سے شروع کرنی ہوگی۔

بچّہ :۔ صبح سے کیسے۔ میرے دوست کہہ رہے تھے ہم تو جمعہ کے دن دیر تک سوتے رہیں گے۔

ماں :۔ جمعہ کا دن خاص عبادت کا دن ہوتا ہے۔ دیر سے سوکر اُٹھنا غلط ہے۔ جس طرح اسکول جلدی جلدی تیار ہوکر جاتے ہیں کہ کہیں غیر حاضری نہ لگ جائے اسی طرح جمعہ کے دن بھی صبح کی نماز میں غیر حاضری نہیں لگواتے اگر آپ دیر تک سوئیں گے تو فجر کی نماز کیسے پڑھیں گے۔ پھر روزانہ اسکول کی جلدی میں تلاوت قرآن مجید جلدی جلدی کرتے ہیں۔ چھٹی کے دن اطمینان سے قرآنِ مجید کا کافی حِصّہ پڑھیں، اور سورتیں یاد کریں۔

بچّہ :۔ یہ تو بتایا ہی نہیں کہ آپ کس کے گھر لے جائیں گی۔

ماں :۔ ہم آپ کو اللہ پاک کے گھر لے کر جائیں گے وہاں ہم

جمعہ کی نماز پڑھیں گے ۔ جمعہ سب دنوں کا سردار ہے جمعہ کے دن نیکی کرنے کا زیادہ ثواب ملتا ہے۔اور خدا تعالیٰ جمعہ کے دن دُعائیں جلدی قبول کرتا ہے۔

بچّہ :۔ ہم جمعہ کے دن خاص عبادت کرتے ہیں اور وہ جو عیسائی اور یہودی ہیں اُن کا بھی کوئی خاص دن ہے۔

ماں :۔ خدا تعالیٰ نے تو اُن کا بھی خاص عبادت کا دن جمعہ ہی رکھا تھا مگر آہستہ آہستہ یہودی ہفتے کے دن عبادت کرنے لگے اور عیسائی اتوار کے دن ہم خدا کے فضل سے جمعہ کے دن عبادت کرتے ہیں۔

بچّہ :۔ جمعہ کے دن کیا کیا کام کرنے سے خُدا تعالیٰ خُوش ہوتا ہے

ماں :۔ قرآن پاک میں ایک سورۃ ہے اس کا نام ہی سورۃ جمعہ ہے۔ اس میں لکھا ہے......... ''اے ایمان والو جب تُم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے بُلایا جائے تو خُدا کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو اگر تُم یہ بات سمجھ جاؤ تو یہ بات تمھارے لئے بہت بھلائی والی ہے۔

بچّہ :۔ آپ نے تو نماز میں شامل ہونے کے لئے دوڑنے سے منع کیا ہے۔

ماں :۔ دوڑنے کا مطلب صرف بھاگنا نہیں ہوتا بلکہ اس کا مطلب جلدی کرنا۔شوق سے کرنا۔دلچسپی ،محبت اور پیار سے کرنا بھی ہے۔اہتمام سے تیاری کرنا کہ ایسے کریں گے ایسے کریں گے۔اور پھر اس کی پابندی کرنا۔نماز

کے لئے بھاگ کر نہیں جاتے بلکہ وقار کے ساتھ چل کر جاتے ہیں۔چال میں سستی اور کمزوری نہ ہو، بہادر، صحت مند نظر آئیں اور دیکھنے والوں کو لگے کہ اللہ تعالیٰ کی فوج کے سپاہی جارہے ہیں جو اذان کی پکار سنتے ہی نماز کے شوق سے جمع ہورہے ہیں

بچّہ :۔ اہتمام کیسے کریں۔

ماں :۔ فجر کی نماز اور تلاوت کے بعد جو بھی ضروری کام کرنے ہوں جلدی جلدی کریں۔ناخن کاٹیں، بال کٹوانے ہوں تو کٹوائیں۔نئے یا دُھلے ہوئے کپڑے استری کریں۔موزے اور جوتے صاف کریں۔باقی بہن بھائیوں کی بھی ان کاموں میں مدد کریں۔ پھر پانی گرم کروائیں اگر سردیاں ہوں تو۔ گرمیوں میں تو تازہ پانی سے غسل کرتے ہیں۔غسل کر کے کپڑوں پر خوشبو لگائیں۔

بچّہ :۔ یہ سب تو عید کی تیاری ہوگئی۔

ماں :۔ جمعہ بھی عید کی طرح ہوتا ہے جو ساتویں دن آتا ہے

بچّہ :۔ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد بہت مزہ آتا ہے۔رشتہ داروں اور بزرگوں کو سلام کرتے ہیں تو بہت دعائیں ملتی ہیں۔

ماں :۔ گھر سے نکلتے وقت بچیاں بڑا دوپٹہ اور بچے ٹوپیاں پہنیں۔ جیب میں ٹوپی لے کر نہ جائیں بلکہ سر پر پہن کے جائیں۔بہت پیارے لگتے ہیں آپ ٹوپی پہن کر۔بیت میں داخل ہونے کی ایک دعا ہے۔

بچّہ :۔ بیت کے دروازے پر لکھی ہے مجھے یاد بھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

ماں :۔ پوری دعا یوں ہے

بِسْمِ اللہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہ.

اَللّٰھُمَّ غْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

ترجمہ :۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے درود وسلام ہو اللہ کے رسول پر۔ اے اللہ تو میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

بچّہ :۔ بیت میں کس طرح بیٹھتے ہیں؟

ماں :۔ بیت کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔ اللہ کے بابرکت گھر میں ہمیں ادب سے بیٹھنا چاہئے۔ ایک دوسرے کے اوپر سے پھلانگنا۔ کسی اور کے گھر میں بھی اچھا نہیں لگتا تو پھر خدا کے گھر کیسے اچھا لگے گا۔ جہاں جگہ ملے خاموشی سے بیٹھ جائیں۔ فرض نماز سے پہلے چار سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔

بچّہ :۔ اگر خطبہ شروع ہو گیا ہو تو ....

ماں :۔ کوشش تو یہی ہونی چاہئیے کہ ہم بیت میں جلدی سے جلدی پہنچیں اور بیت میں بیٹھ کر درود شریف اور دعائیں پڑھیں۔ اطمینان سے سنتیں پڑھیں لیکن اگر کسی وجہ سے دیر ہو جائے تو جلدی سے صرف دو سنتیں پڑھ کر بیٹھ جائیں۔

بچّہ :۔ کیا بیت میں درود شریف پڑھنے کا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ماں :۔ جمعہ کے دن درود شریف فرشتے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔اس لئے جمعے کے دن تو صبح سے شام تک درود شریف پڑھا جائے۔ جمعہ کے دن تو ہر بات کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ بیت کی طرف جتنے قدم آپ اُٹھائیں گے ہر قدم پر ثواب ملے گا۔

بچّہ :۔ خطبے کے دوران بھی کوئی دعا پڑھنی ہے

ماں :۔ خطبہ ایک طرح سے نماز ہی ہے۔ جو چیز نماز میں منع ہیں۔وہ خطبے میں بھی منع ہیں۔ بلاضرورت حرکت بھی نہ کریں۔کوئی بول رہا ہو تو صرف انگلی سے اشارہ کر کے چپ کرائیں۔شی شی کر کے بھی چپ نہ کرائیں۔اگر دری یا صف پر کوئی تنکا یا دھاگا پڑا ہو تو اُس سے نہ کھیلیں۔قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں اور اتنی خاموشی سے کہ اگر آپ کے اوپر کوئی پرندہ بیٹھ جائے تو وہ اُڑ نہ جائے۔منہ ہی منہ میں کوئی دعا پڑھنا بھی منع ہے۔صرف ادب سے بیٹھ کر امام صاحب کا خطبہ غور سے سنیں۔

بچّہ :۔ جب عربی خطبہ ہو پھر بھی خاموش رہیں۔

ماں :۔ بالکل عربی خطبہ کے دوران بھی خاموش بیٹھے رہیں۔ جب خطبہ ختم ہو امام صاحب کھڑے ہوں تو سب کھڑے ہو کر فوراً صفیں درست کر لیں۔کندھے سے کندھا سیدھا ملائیں۔اور پاؤں کسی سے آگے نہ بڑھے ہوں تو فوراً صفیں درست ہو جاتی ہیں۔درمیان میں جگہ خالی نہ ہو۔جب التحیات کے لئے بیٹھیں تو گھٹنے دوسروں سے آگے نہ بڑھیں۔اپنے سے دائیں ہاتھ والے نمازی

سے برابر ہونے چاہئیں اس طرح سے ساری صف اتنی سیدھی ہو جائے کہ اگر کوئی آگے لائن کھینچے تو بالکل سیدھی لائن بنے۔

بچّہ :۔ خطبہ کے بعد دو فرض پڑھتے ہیں یہ نماز جمعہ ہوتی تو نماز ظہر کہاں گئی۔

ماں :۔ جمعہ کے دن یہی نماز، نمازِ ظہر ہے۔ فرضوں کے بعد دو سنتیں ادا کرتے ہیں نفل جتنے مرضی پڑھیں۔

بچّہ :۔ جب بیت سے نکلتے ہیں تو پھر بھی کوئی دعا پڑھتے ہوں گے۔

ماں :۔ بیت سے باہر آنے کی دعا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنّی اَسئَلُکَ مِنْ فَضلِکَ وَرَحْمَتِکَ

اے اللہ میں آپکا فضل اور رحمت مانگتا ہوں۔

بچّہ :۔ جمعہ پڑھنے کے بعد کیا کرتے ہیں۔

ماں :۔ جمعہ کا سارا دن ہی نیکیاں کرنے کا دن ہے۔ سارا دن درود شریف پڑھیں۔ جمعہ کے دن ایک وقت ایسا آتا ہے جس میں دعا ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ یہ وقت عصر سے مغرب تک ہوتا ہے اب پتہ نہیں کون سا وقت ہو اور ہم کیا بول رہے ہوں۔ اس لئے ہر وقت اچھی باتیں دعائیں اور درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ کسی بیمار کی تیمارداری کریں، کسی غریب کا کام کر دیں۔

بچّہ :۔ جمعہ کے دن کوئی اور برکت بتایئے

ماں :۔ جمعہ کی نماز اگر تمام باتوں کا خیال رکھ کر پڑھی جائے تو ایک

جمعے سے دوسرے جمعے تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے، اگر آپ نے ایک جمعہ سب شرطوں کا خیال رکھ کر پڑھا ہے پھر اگلا بھی اسی طرح پڑھا تو خداتعالیٰ اس نیکی کا اجر اس طرح دے گا کہ ہماری غلطیاں معاف فرمادے گا۔

بچہ :۔ میں انشاءاللہ سب شرطوں اور آداب کا خیال رکھ کے پابندی سے جمعہ کی نماز اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھا کروں گا۔

ماں :۔ خداتعالیٰ آپ کے ارادے میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

بچہ :۔ آمین

دعائیں

۱۔ کامیابی کا سامان پیدا کرنے کی دعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا. رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَ يَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ.

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہمیں اپنی جناب سے رحمت دے اور ہمارے کام میں کامیابی کی راہیں نکال اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو

میرے لئے آسان بنادے۔آمین

۲۔نیند سے بیدار ہونے کی دعا

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَا نَا بَعْدَمَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ.

ترجمہ: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہمیں موت کے بعد حیات بخشی اور اُسی کے حضور اٹھ کر جانا ہوگا۔

۳۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص دعائیں

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَ انْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

اے میرے رب ہر چیز تیری خادم ہے پس اے میرے مولیٰ تو میری حفاظت فرما، میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ آمین

۴۔آڑے وقت کی دعا

اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں تیرا ایک ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم فرما اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو مُعاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ تیرے سوا کوئی چارہ گر نہیں۔آمین

خلفائے راشدین

دنیا میں حکومتیں کئی طرح کی ہوتی ہیں۔ کہیں بادشاہ ہے کہیں صدر ہے کہیں وزیر اعظم ہے۔ جو بھی حکومت کرتا ہے اس کا اپنا انتظام اور کام کرنے کا طریقہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی حکومت کی مضبوطی کے لئے کام کرتا ہے۔ اور اس کو زیادہ دیر تک قائم رکھنے کے طریقے بھی سوچتا ہے۔ یہ تو دنیا کی حکومتوں کی بات تھی۔ خدا کی حکومت کس طرح چلتی ہے اس کا بھی ایک پورا نظام ہے۔ وہ زمانے کی ضرورت کے مطابق نبی بھیجتا ہے اُسے ایک آئین منشور یعنی شریعت دیتا ہے۔ پھر جب نبی اپنا کام کر کے دنیا سے تشریف لے جاتا ہے۔ تو اُسی کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے خدا تعالیٰ نے جو نظام بنایا ہے وہ نظام خلافت کہلاتا ہے۔ نبی کے بنیادی طور پر چار کام ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام اور آیات پڑھ کر سنانا۔ لوگوں کو پاک صاف اور نیک بنانا۔ جو کتاب اور شریعت کی باتیں اُسے خدا تعالیٰ سکھاتا ہے۔ وہ آگے لوگوں کو سکھانا۔ خدا تعالیٰ کی صفات اس کی قدرتوں اس کی حِکمتوں کے معانی سمجھانا۔ ان سب کاموں کو خدا تعالیٰ نے ہر نبی سے اُس زمانے کے مطابق کرایا اور اپنے اپنے ملک یا قوم میں کرایا۔ پھر خدا تعالیٰ نے پیارے رسول خاتم النبین سردارِ دو جہاں کو قرآنِ مجید مکمل شریعت کی صورت میں عطا فرما دیا جس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے انسانیت کے نام اپنے پیغام کو مکمل کر دیا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے فرائض ادا فرمائے اور خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اب ان ہی کاموں کو جو رسولِ خدا کر رہے تھے آگے بڑھانے اور جاری رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ خلافت کا جاری فرمایا جِسے خلافت راشدہ کہتے ہیں۔ اس خلافت کا وعدہ خدا تعالیٰ

نے قرآن مجید کی سورۃ نور میں فرمایا تھا۔ خلافت سے لوگوں کی اصلاح کے کام آگے بڑھے اور جاری رہے۔ دُشمنوں پر رُعب قائم رہا۔ اسلام کی عزّت اور وقار میں اضافہ ہوا اور وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ دین اسلام پاک نبیؐ کے ساتھ ختم ہو جائے گا ہمیشہ کی طرح مایوس اور ناکام ہوئے۔

خلیفہ نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے۔ خلیفہ اپنی ساری زندگی دین کی اشاعت کا کام کرتا ہے۔ خلیفہ کو ہٹایا نہیں جا سکتا۔ خلیفہ کا حکم ماننا اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا نبی کا حکم ماننا۔ اور خدا کا حکم ماننا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عرب میں کسی کی بڑائی یا بزرگی ثابت کرنے کے لئے اُس کے اعلیٰ خاندان سے ہونے کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کا خاندان عرب میں بہت عزت والا خاندان تھا۔ آپ کے والد کا نام ابوقحافہ اور والدہ کا نام سلمیٰ تھا۔ آپ بڑوں کی بہت عزت کرنے والے نیک بچے تھے فضول باتوں میں اپنا وقت ضائع نہ کرتے۔ آپ عمر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے تقریباً دو سال چھوٹے تھے۔ خاندانی رشتہ داری اور نیک مزاج ہونے کی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بچپن سے بہت دوستی تھی۔ ورزشی کھیل کھیلنا اور نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ بتوں کی عبادت نہ کرنا۔ شراب اور جوئے سے نفرت کرنا ان دونوں دوستوں کی عادتیں تھیں۔ دوستی تو اُسی وقت ہوتی ہے جب ایک جیسی چیزیں پسند ہوں۔ اور ایک جیسی چیزیں ناپسند ہوں۔ عرب میں زیادہ تر لوگ تجارت کرتے تھے۔ تجارت اس طرح کرتے کہ جو سامان مکّہ میں زیادہ ہوتا، وہ خرید کر دوسرے شہروں میں چلے جاتے اور وہاں وہ سامان بیچ کر وہاں بننے والا سامان خرید لاتے اور واپس مکّہ میں لاکر بیچتے۔ حضرت ابوبکرؓ کپڑے کے تاجر تھے۔

اُن کے ابّو مکّہ کے امیروں میں شمار ہوتے تھے۔ مکّہ میں سب امیر لوگ نہیں رہتے تھے۔ بلکہ غریب بے سہارا بیمار اور بوڑھے بھی رہتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کو خدا تعالیٰ نے ایسا مزاج دیا تھا کہ کسی کی تکلیف نہیں دیکھ سکتے تھے۔ عرب میں جس وقت اکثر لوگ شراب پینے میں اور فضول کھیلوں میں پیسہ

خرچ کر کے خوشی حاصل کرنے کی بیکار کوشش کرتے وہاں حضرت ابوبکرؓ کو ایسے کاموں میں خوشی ہوتی جس سے وہ کسی کو خوش کر سکیں۔ پیسہ تو اُن کے پاس تھا ہی۔ جس کو ضرورت مند دیکھتے۔ بغیر جھجکے جتنا دل کرتا دے دیتے اور لینے والے کے چہرے پر خوشی دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ مکّہ میں اُن دنوں انسان مارکیٹ میں ایسے بکتے تھے جیسے سبزی گوشت یا کھلونے بکتے ہیں۔ پھر ایسے خریدے ہوئے انسانوں کو گھر میں نوکر بنا رکھتے تھے۔ اور ان پر بڑا ظلم کرتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ ایسے خریدے ہوئے غلاموں پر بڑا رحم کرتے اور چپکے سے اُس کی قیمت ادا کر کے خرید کر آزاد کر دیتے۔

یہ بہت بڑی نیکی تھی۔ لوگ کیسے بھی ہوں۔ یہی چاہتے ہیں کہ ان کا سردار بہت اچھا ہو۔ اور ابوبکرؓ کی خوبیوں کا سب کو علم تھا۔ آپ بہت صحت مند خوبصورت اور جوان تھے۔ آپ کے قبیلے بنو تمیم نے آپ کو اپنا سردار بنا لیا آپ سردار تھے۔ مگر غرور و تکبر بالکل بھی نہیں تھا۔ ہر وقت کوئی موقع تلاش کرتے رہتے کہ کسی کی خدمت کی جا سکے۔ جب اپنے دوستوں سے بے تکلفی کے ماحول میں باتیں کرتے تو یہی باتیں کرتے کہ سب لوگ پتھر کہ بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ جبکہ پتھر کے بُت نہ تو کسی کا اچھا کر سکتے ہیں نہ بُرا۔ پھر ضرور خدا کوئی اور ہے۔ پتھر کے بُت نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کو بتوں کی پوجا سے سخت نفرت تھی۔ وہ جب بھی نیک کام کرنا چاہتے۔ غریبوں کی مدد کرتے۔ اسی میں خوش ہوتے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ آپ تجارتی سفر سے واپس آ رہے تھے کہ کسی نے آپ کو بتایا کہ مکّہ میں تمہارا دوست محمدؐ کہہ رہا ہے کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ سیدھے آنحضور کے پاس پہنچے اور پوچھا۔ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ اللہ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔

آپؐ نے فرمایا کہ ہاں اے ابوبکرؓ دونوں جہاں کے خالق نے مجھے نبی بنا کر دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ آنحضورؐ اللہ کے پیغام کو اور زیادہ بیان کرنا چاہتے تھے مگر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔

لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

میں مسلمان ہوتا ہوں۔ میرے لئے یہی کافی ہے۔ آپ سچ بولنے والے امانت دار ہیں۔ آپؐ نے جو کہا سچ کہا میں ایمان لاتا ہوں۔

آپ ایمان لانے والوں میں سے پہلے مرد تھے۔ مسلمان ہوکر ہر سختی جو کہ مکّہ والوں نے کی برداشت کی مگر اپنے پیارے دوست کا ساتھ نہ چھوڑا۔ آپ کی محبّت دن بدن زیادہ ہوتی رہی۔ آپ نے اپنا سب کچھ اسلام کے لئے وقف کر دیا۔ پہلے چھپ چھپ کر تبلیغ کی پھر کھلے عام تبلیغ کرتے رہے۔ حضرت بلالؓ کو خرید کر آزاد کیا۔ مکّہ کے حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے تھے۔ آخر آنحضورؐ نے مکّہ چھوڑ کر مدینہ جانے کا فیصلہ کیا۔ اس سفر کا سارا انتظام حضرت ابو بکرؓ نے کیا۔ اور دونوں دوستوں نے ایک ساتھ مکّہ کو چھوڑا۔ رات بھر اور اگلا دن بھی سفر کرتے رہے۔ دوپہر ہوئی تو شدید گرمی کے باعث ایک چٹان کے سائے میں تھوڑی جگہ صاف کر کے آنحضورؐ کو آرام فرمانے کے لئے کہا اور خود دیکھنے لگے کہ دشمن پیچھا کرتا ہوا قریب تو نہیں آ گیا۔ آپ کو ایک چرواہا نظر آیا۔ اس سے بکری کا دودھ لے کر آنحضور کو پلایا۔

اس غار میں حضورؐ کا ساتھ دینے کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ کو یارِ غار کہتے ہیں۔ غار زیادہ بڑی نہ تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ حضور دشمن سر پر آ پہنچے ہیں۔ ہمیں اُن کے پاؤں نظر آ رہے ہیں اگر وہ ذرا جھک کر دیکھیں تو وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں۔ آنحضورؐ نے جواب دیا غم نہ کرو ہمارے ساتھ تو اللہ تعالیٰ ہے۔

حضرت ابوبکرؓ چاہتے تھے کہ آنحضورؐ کچھ آرام فرمالیں۔ پتھروں

چٹانوں میں کیسے آرام ہوتا بس ذرا تھکن اُتار کر آگے چل دیئے۔ آنحضورؐ حضرت ابوبکرؓ کی ران پر سر رکھ کر ذرا لیٹ گئے۔ پرانی بند غار تھی کہیں سے ایک زہریلا کیڑا نکلا اور حضرت ابوبکرؓ کے پاؤں پر کاٹ لیا۔ حضرت ابوبکرؓ کو سخت تکلیف ہوئی۔ مگر حرکت کرتے تو آنحضور کی نیند خراب ہوتی۔ درد کی شدّت سے آنکھوں میں پانی آ گیا۔ جس کا ایک قطرہ گرا تو آنحضور نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ ''ابوبکر کیا بات ہے''۔ حضرت ابوبکرؓ نے بتایا کسی کیڑے نے کاٹ لیا۔ اللہ کے پیارے نبیؐ نے اپنے منہ کا لعاب کیڑے کے کاٹے پر لگایا اور حضرت ابوبکرؓ کو اُسی وقت آرام آ گیا۔ آنحضورؐ کے دوست کو سب صدیق کہنے لگے۔ صدیق کا مطلب ہوتا ہے دوست۔

مدینہ میں جنگوں کی وجہ سے اکثر جنگی سامان کے لئے مال کی ضرورت ہوتی۔ ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے مال کی مدد دینے کو کہا۔ حضرت عمر فاروق ؓ ہر وقت اس خیال میں رہتے کہ قربانی میں سب سے آگے رہیں۔ انہوں نے اپنا آدھا مال حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیا اور سمجھ لیا۔ کہ آج میں حضرت ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں گا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق ؓ اپنا سارا سامان لے کے آ گئے۔ آنحضورؐ نے پوچھا ابوبکر گھر میں بھی کچھ چھوڑا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے جواب دیا۔ گھر میں اللہ اور رسولؐ کا نام چھوڑا ہے۔

''صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس''

اسطرح حضرت ابوبکر سب سے آگے بڑھ گئے۔

خدا تعالیٰ نے ان کے پیار کو اور مضبوط بنایا۔ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد آنحضورؐ تنہا رہ گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنی چھوٹی سی عمر کی پیاری بیٹی عائشہؓ آنحضورؐ کی خدمت میں پیش کر دی۔ کہ آنحضورؐ آپ عائشہ سے شادی کر لیں۔ تا کہ آپ کی تنہائی اور بچوں کا اکیلا پن دور ہو جائے۔ ایک دفعہ

ایک صحابی نے آنحضورؐ سے پوچھا حضور آپ کو سب سے زیادہ کون پیارا لگتا ہے۔تو آپ نے جواب دیا عائشہؓ، پھر پوچھا کہ ان کے بعد تو آپؐ نے فرمایا۔ اُس کا باپ۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم اکثر حضرت ابوبکرؓ کا پیار سے ذکر فرمایا کرتے۔

فرماتے میرا پہلا دوست تو خدا ہے۔خدا کے بعد ابوبکرؓ۔

آنحضورؐ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے دل غم سے بھر گئے تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ماں سے زیادہ پیار کرنے والا اور باپ کی طرح حفاظت کرنے والا۔خدا کے پیغام سنانے والا ہم سب سے جدا ہو کر خدا کے پاس جا سکتا ہے۔حضرت عمرؓ تو غصّے میں بھر گئے۔اور کہنے لگے جو کہے گا۔کہ آنحضورؐ فوت ہو گئے ہیں میں اسے قتل کر دوں گا۔حضرت ابوبکرؓ کو علم ہوا۔تو آپ نے اُونچی جگہ کھڑے ہو کر چھوٹی سی تقریر کی۔آپنے فرمایا۔قرآن شریف میں آتا ہے۔کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کے رسول آپ سے پہلے بھی فوت ہو چکے ہیں۔(زندہ صرف خدا رہے گا) آپ نے ایسے انداز سے سمجھایا کہ سب مان گئے، پھر سب نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ چُن لیا۔

حضرت ابوبکرؓ خلفائے راشدین میں سے پہلے خلیفہ تھے مسلمانوں کے دل دُکھے ہوئے تھے آپکے خلیفہ بننے سے سب کو اطمینان ہو گیا۔جن لوگوں نے آنحضورؐ کے بعد حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ان کو سمجھایا۔آپ دو سال تین ماہ اور دس دن خلیفہ رہنے کے بعد فوت ہوئے۔خدا تعالیٰ آپ پر بہت برکتیں نازل کرے۔

میں نے بتایا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق غریبوں سے بہت پیار کرتے تھے۔آپ بڑے ہو کر بہت سے واقعات پڑھیں گے۔مگر ایک چھوٹا سا واقعہ سنو

بڑا مزے دار ہے۔ مدینہ میں ایک کمزور بوڑھی عورت تھی جس کو نظر نہیں آتا تھا اور وہ اپنا کام نہیں کر سکتی تھی۔ حضرت عمرؓ صبح صبح جاتے تو اس کا گھر صاف کرنا اور دوسرے کام کر آتے۔ پھر ایسا ہوا کہ حضرت عمرؓ گئے تو کام پہلے ہی ہو چکا تھا۔ اگلے دن گئے تو بھی کام ہو چکا تھا۔ حضرت عمرؓ نے سوچا کہ یہ کون ہے۔ جو اُن سے خدمت کا موقع چھین لیتا ہے۔ چھپ کے بیٹھ گئے۔ صبح صبح ابھی اندھیرا تھا۔ ایک شخص بڑھیا کے گھر سے صفائی کر کے نکلا۔ تو حضرت عمرؓ نے دیکھا وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ اس سے بہت سی باتوں کا پتہ لگتا ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ نیک لوگ اس تلاش میں رہتے ہیں کہ کہاں انہیں خدا کو خوش کرنے کا موقع مِل سکتا ہے۔ اور اگر یہ موقع کوئی اور چھین لے تو انہیں افسوس ہوتا ہے۔ ہم کو بھی چاہئے کہ ہم اپنے اردگرد دیکھا کریں۔ ہم کسی کی مدد کر سکتے ہیں۔ پیسے دے کر ہاتھ سے کام کر کے راستہ دکھا کے۔ کسی مریض کو دوائی پلا کے۔ کسی بھی طرح.....

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اب ہم آپ کو مکّہ میں پیدا ہونے والے ایک بہادر آدمی کی کہانی سناتے ہیں جو بڑے ہوکر مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ بنے۔ آپ کا نام عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھا۔ آپ بھی بچپن میں مکّہ میں دوسرے بچوں کی طرح اونٹ چرایا کرتے تھے آپ کو تیز گھوڑا دوڑانے میں بہت مزا آتا تھا۔ ورزش کر کر کے آپ کا جسم پہلوانوں کی طرح خوب مضبوط ہو گیا تھا اور اپنی طاقت کا اس قدر اندازہ تھا کہ دوسروں کو مقابلے کے لئے بلایا کرتے اور ہرادیا کرتے۔ آپ کو تقریر بہت اچھی کرنی آتی تھی۔ آپ نے لکھنا پڑھنا بھی سیکھا تھا۔ مکّہ میں ایک میلہ لگا کرتا تھا جس کو عکاظ کہتے تھے۔ اس میں طرح طرح کی دکانیں لگتیں اور کھیلوں کے مقابلے ہوتے تھے۔ حضرت عمرؓ جوان ہوئے تو ہمیشہ ان مقابلوں میں اوّل آتے کشتی اور پہلوانی تو بہت آسانی سے جیت جاتے لوگ آپ سے ڈرنے لگے۔ غصّے کے تیز اور طاقتور تھے ایسے آدمی سے تو سب ڈرتے ہیں کہ کب اُٹھا کر پٹخ دے۔ آپ نے بڑے ہوکر تجارت شروع کی اکثر مکّہ کے اردگرد کے شہروں میں قافلے جایا کرتے تھے مگر حضرت عمرؓ دوسرے ممالک بھی گئے۔ اس طرح بہت سی عقلمندی اور تجربے کی باتیں سیکھ لیں۔ مکہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے اسلام کی تعلیم دی تو لوگ آپؐ کے اور آپؐ کے ماننے والوں کے خلاف ہو گئے۔ اور ان کو تکلیفیں دیا کرتے۔ عمر کو اچھا مشغلہ ہاتھ آ گیا تھا جس کے خلاف سن لیتے کہ مسلمان ہو گیا وہ مار مار کر بھرکس نکال دیتے ان کے گھر میں ایک نوکرانی تھی وہ اس کو اتنا مارتے جب تھک جاتے تو ذرا دم لینے کو رُک جاتے اور پھر مارنا شروع کر دیتے۔ ایک دن کعبہ میں سب سردار جمع ہوئے اور سوچنے لگے کہ مسلمانوں

کے اِس نئے دین کو کس طرح ختم کریں۔ عمر نے لا پرواہی میں تلوار نکالی اور کہا اس میں کیا مشکل ہے ابھی جا کر محمدؐ کا کام تمام کر دیتا ہوں۔ کافروں نے کہا کہ عمر اگر تم یہ کام کر دو تو ہم تمہیں سو اُونٹ اور چالیس ہزار درہم انعام دیں گے۔ عمر غصّے میں بھرے ہوئے ہاتھ میں ننگی تلوار لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی تلاش میں اس طرح نکلے جس طرح کوئی شیر شکار کے لئے نکلتا ہے۔ راستے میں ایک صحابی نعیمؓ بن عبداللہ ملے جو مسلمان ہو چکے تھے عمر کو غصّے میں دیکھ کر بولے آج کدھر کا ارادہ ہے استنے ناراض ہو رہے ہو۔ عمر نے کہا کہ محمدؐ نے عرب میں نیا دین شروع کر کے فساد مچا رکھا ہے۔ اُسے ختم کر کے یہ فساد ختم کرنے جا رہا ہوں۔

نعیمؓ عمر کو دیکھ کر ہنس دیئے اور بولے ''عمر مصیبت ختم کرنے جا رہے ہو تو پہلے اپنے گھر سے تو کر لو۔ تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید مسلمان ہو چکے ہیں'' عمر کو جیسے آگ لگ گئی۔ تقریباً بھاگتے ہوئے بہن کے گھر پہنچے اس وقت آپ کی بہن اور بہنوئی حضرت خبابؓ سے قرآن پاک کی آیات پڑھوا کر سن رہے تھے جو مٹی کے ٹھیکروں پر لکھی ہوئی تھیں۔ اُن دنوں آج کل کی طرح کاغذ عام نہیں ملتا تھا لوگ درختوں کی چھال، جانوروں کی کھال، پتوں، لکڑی کی تختیوں یا مٹی کی ٹھیکریوں پر لکھ لیتے۔ عمر کو قرآن کی آواز آئی تو سمجھ گئے کہ اندر کیا ہو رہا ہے شیر کی طرح گرج کر بولے کہ دروازہ کھولو حضرت خبابؓ تو چھپ گئے بہن نے دروازہ کھولا تو عمر نے دروازہ کھلتے ہی بہن اور بہنوئی کو اتنا مارا کہ اُن کے کپڑے پھٹ گئے۔ بدن خون خون ہو گیا۔ مارتے جاتے اور کہتے جاتے کہ محمدؐ کا ساتھ چھوڑ دو۔ حضرت فاطمہؓ نے آہستہ سے کہا کہ عمر جتنا مارنا چاہو مار لو مگر اب ہم اسلام نہیں چھوڑ سکتے۔

عمر نے بہن کی طرف دیکھا جگہ جگہ سے خون بہ رہا تھا مگر نیا دین

چھوڑنے پر تیار نہ تھیں کہنے لگے اچھا دکھاؤ کہ تم کیا پڑھ رہے تھے فاطمہؓ نے کہا کہ ایسے نہیں تم پہلے غسل کر کے پاک ہو جاؤ۔ جب عمر غسل کر کے آئے اور قرآنِ کریم کی آیات پڑھیں تو ان پر جادو سا ہو گیا ادھر عمر پر جادو ہو رہا تھا اُدھر آنحضورؐ دارارقم میں دعا مانگ رہے تھے کہ اے خدا دو عمروں میں سے ایک کو اسلام میں داخل کر دے۔ خدا نے آپ کی دُعا سن لی اور تھوڑی دیر میں دروازے پر دستک ہوئی صحابیوں نے سوراخوں سے جھانکا تو عمر کو دیکھا اور گھبرا گئے آنحضور نے خود اُٹھ کر دروازہ کھولا اور فرمایا۔

''عمر کیوں آئے ہو اور کیا ارادہ ہے کیا ساری عمر لڑتے ہی رہو گے''

عمر نے سر جھکا کر جواب دیا۔

حضور مسلمان ہونے آیا ہوں میری غلطیاں معاف کر دیں اور اپنے قدموں میں جگہ دیں۔ آنحضورؐ اتنے خوش ہوئے کہ آپ کا چہرہ چاند کی طرح چمکنے لگا۔ آپ نے اونچی آواز میں اللہ اکبر کہا اور عمر کو کلمہ پڑھایا۔ اب حضرت عمرؓ اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر چکے تھے آپ نے آنحضورؐ سے کہا کہ حضور اگر ہم حق پر ہیں تو چھپ چھپ کر نماز کیوں پڑھیں کعبہ میں چلیں دیکھتا ہوں کون روکتا ہے۔ آپ آگے آگے چلے اور اُس وقت تک مسلمان ہونے والے چالیس بیالیس آدمی اُنکے پیچھے پیچھے حرم کعبہ میں داخل ہوئے اور خدا کا شکر ادا کیا۔

مکّہ سے مدینہ ہجرت کے بعد کھلے عام نماز پڑھنے کا موقع ملا تو یہ سوال پیدا ہوا کہ نماز کے لئے سب کو کیسے اکٹھا کیا جائے سب نے اپنی اپنی تجویز پیش کی۔ حضر عمرؓ نے نئی بات کی۔ فرمانے لگے کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو نماز کے لئے اس طرح پُکارتے سُنا ہے آپ نے آذان کے الفاظ سنائے۔ انحضورؐ کو بہت پسند آئے۔ بچوں آج تک آذان کے الفاظ وہی ہیں جو حضرت عمرؓ نے خواب میں سُنے تھے۔ یہ الفاظ حضرت بلالؓ کو سکھائے اور اذان دینے کا حکم دیا۔

جنگ اُحد میں مسلمانوں کوتھوڑی دیر کیلئے بہت پریشانی آئی۔ کسی نے جھوٹی خبر اُڑا دی کہ آنحضورؐ شہید ہو گئے ہیں۔ دشمنوں نے سنا تو بہت خوش ہوئے۔ مسلمانوں کا بُرا حال تھا اتنے میں آنحضور زندہ سلامت نظر آئے تو سب انکے گرد جمع ہو گئے۔ دشمنوں میں سے کوئی پکارا، کیا تم میں کوئی محمدؐ ہیں۔ حضور نے جواب دینے سے منع فرمایا۔ پھر دشمن چلایا کیا تم میں کوئی ابوبکرؓ ہیں۔ حضور نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ پھر دشمن نے کہا کیا تم میں عمرؓ ہیں۔ مسلمان چپ رہے۔ دشمن سمجھا سب بڑے بڑے مسلمان مر گئے ہیں۔ خوشی میں نعرہ لگایا ہمارا بت سب سے بڑا ہے۔ اب آنحضورؐ سے رہا نہ گیا حضرت عمرؓ سے بولے جواب دو۔ اس وقت حضرت عمرؓ کی اونچی آواز گونجی۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ دشمن شرمندہ ہو گئے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آنحضورؐ کو مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ نے اپنے مال کا آدھا حصّہ لا کر آنحضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت عمرؓ کو آنحضورؐ سے اس قدر محبت تھی کہ جب آپ فوت ہو گئے تو حضرت عمرؓ جیسے عقلمند آدمی نے کہنا شروع کر دیا کہ جس نے کہا آنحضورؐ فوت ہو گئے ہیں میں اُسے قتل کر دوں گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے سمجھایا تو بات سمجھ میں آئی کہ آنحضورؐ خدا کے پاس چلے گئے ہیں۔ پھر سوال پیدا ہوا کہ آنحضورؐ کا جانشین کون ہوگا۔ کچھ جھگڑے کی صورت نظر آنے لگی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

چھوڑو اس جھگڑے کو ابوبکرؓ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ پھر سارے مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ فوت ہوئے تو حضرت عمرؓ خلیفہ بنے مسلمانوں کو ایک بہت انصاف کرنے والا اور نیک دل خلیفہ مل گیا جو غلط بات برداشت ہی نہیں کرتا تھا۔ سب اُن سے ڈرتے تھے۔ بہت سے ملکوں کو فتح کیا۔ ہر جگہ اسلام کے قانون کو رواج دیا۔ مہمان خانے بنوائے۔ غریبوں، بیواؤں کو

وظیفے دیئے۔ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے بھی اچھا سلوک کیا۔
حضرت عمرؓ بہت سادہ رہتے اور سادگی پسند کرتے تھے۔ آپ دس برس خلیفہ رہے پھر آپ شہید کردیئے گئے۔ آپکی شہادت کا واقعہ سنیں۔ ہوا یوں کہ ایک غلام فیروز ابولؤلؤ نے حضرت کی خدمت میں اپنے مالک کی شکایت کی۔ حضرت عمرؓ نے مالک کے حق میں فیصلہ دیا۔ ابولؤلؤ اگلے دن آیا اور حضرت عمرؓ پر اس حالت میں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے وار کر کے زخمی کردیا۔ انہی زخموں کی وجہ سے آپ تین دن بعد شہید ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْن

بچو! جب آپ بڑے ہو کر حضرت عمرؓ کے بارے میں کتابیں پڑھیں گے تو حیران رہ جائیں گے کہ وہ اتنے بڑے وسیع علاقے کے مسلمانوں کے خلیفہ تھے اور کس قدر خدا کو خوش کرنے کے مواقع تلاش کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ مکّہ میں سخت قحط پڑ گیا۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصلیں نہ ہوئیں تو جانوروں کو چارہ نہ ملا وہ بھی سوکھ گئے۔ حضرت عمرؓ سے لوگوں کی پریشانی دیکھی نہ جاتی تھی ساری رات رو رو کر دعا مانگتے اور دوسرے مسلمان ملکوں کے گورنروں کو خطوط لکھے کہ مدد کرو! مدد کرو! جب اناج کے قافلے آئے تو اپنی نگرانی میں اناج تقسیم کرایا۔ مدینہ میں آپ نے ایک جگہ سب کا کھانا پکوانے کا انتظام کر رکھا تھا ایک جگہ کھانا پکتا اور ایک ہی جگہ کھایا جاتا۔ ایک دفعہ میں تقریباً ۷ ہزار مرد کھانا کھاتے اور ۵۰ ہزار عورتیں اور بچوں کا گھروں پر بھجوایا جاتا۔ حضرت عمرؓ بھی وہی کھاتے جو سب کھاتے۔

ایک شخص نے ایک دن حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ آپ تو بڑے صحت مند اور سرخ و سفید ہوتے تھے۔ ایسے کالے کیوں ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ عرب کا ایک آدمی گھی، گوشت کھایا کرتا تھا۔ قحط کی وجہ سب چُھٹ گیا۔ اس لئے رنگ و

صحت پر اثر پڑا ہے۔ قحط بہت لمبا ہو گیا۔ آپ نے سارے علاقوں میں پیغام بھیجا کہ سب لوگ شہروں سے باہر نکل کر دعائیں کریں اور نمازیں پڑھیں سب نے ایسا ہی کیا۔ حضرت عمرؓ نے اتنا رو کر دُعا مانگی کہ داڑھی گیلی ہو گئی۔ نماز کے فوراً بعد بارش شروع ہو گئی اور قحط ختم ہو گیا۔

حضرت عمرؓ بے سہارا لوگوں کی خود جا کر مدد کرتے کئی گھروں میں خود سامان پہنچاتے رات کو اُٹھ کر شہر میں گشت کیا کرتے جہاں کوئی ضرورتمند ملتا مدد کرتے آپ کو سب سے زیادہ غصہ اس وقت آتا جب کوئی کسی پر ظلم کرتا۔ ظلم کی سزا دینے میں وہ اپنے رشتہ داروں، بڑے افسر، حتّٰی کہ گورنروں تک کا لحاظ نہ کرتے۔ حضرت عمرؓ انصاف پسند کرتے تھے۔ ان کی زندگی میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں جن کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ آپ حضرت عمرؓ کے متعلق کتابیں ضرور پڑھا کریں۔

احمدیت

ماں :۔ ہم اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مانتے ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول مانتے ہیں اور ہمیں یہ بھی علم ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے۔ جس میں ہر زمانے کے انسانوں کے لئے اچھی باتیں کرنے کا سبق لکھا ہوا ہے۔ اور بُری باتیں کرنے سے منع کیا ہوا ہے پھر ہمیں پانچوں ارکان توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج یاد ہیں ۔ہمیں ارکان ایمان بھی آتے ہیں۔ اب جس طرح آپ بڑے ہوتے جائیں گے۔ ان سب باتوں کے متعلق آپ کو زیادہ علم ہوتا جائے گا۔ آج میں آپ کو آپ کے اس سوال کا جواب دوں گی کہ جب ہم قرآن کی تعلیم اور حدیث، سُنت کی تعلیم جانتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں ۔ تو ہم خود کو احمدی کیوں کہتے ہیں ۔ میں آپ کو اس کی وجہ بتاتی ہوں۔ آپ یہ تو سمجھ گئے ہیں ہم خدا اور اس کے رسول کی باتوں پر عمل کرتے ہیں اب آپ مجھے یہ بتایئے کہ اگر ہم ان پر عمل کریں۔ جن کے متعلق خدا اور اُس کے رسولؐ اور قرآن مجید نے نہیں بتایا۔ تو کیا یہ کام درست ہو گا۔

بچّہ :۔ وہ تو درست نہیں ہو گا

ماں :۔ تو ہم اِس پر عمل کیوں کریں ۔ ہوتا یہ ہے کہ جب کسی اچھی بات پر کافی وقت گزر جائے تو وہ بھولنے لگتی ہے۔ آپ کو بتایا تھا کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے پھر ان نبیوں سے چند کو اللہ تعالیٰ نے کتابیں بھی دیں۔ حضرت آدمؑ سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کچھ مدت کے بعد نبی آتے رہے اور اپنے زمانہ کے لوگوں کی اصلاح کرتے رہے ۔ آپ کو نبی کی ضرورت کا اندازہ ہو گیا ہو گا۔ نبی لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم یاد دلانے کے لئے

آتے ہیں ۔ حضرت آدم کے بعد مشہور نبی حضرت نوح علیہ السلام ، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے ۔اور سب نبیوں نے ایک ہی کام کیا۔خدا تعالیٰ کی باتیں سکھائیں۔لوگوں کو اچھے کاموں کی نصیحت کی ۔خدا تعالیٰ کی کتاب سمجھائی ۔ نیک اور پاک بننے کے طریق بتائے۔

بچّہ :۔ سب سے بڑے نبی تو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے نا!

ماں :۔جی ہاں سب سے بڑے نبی آنحضورؐ تھے۔آپ کو اللہ پاک نے قرآن مجید دیا۔جس میں اللہ تعالیٰ کے سارے حکم مکمل شکل میں موجود ہیں۔ قرآن پاک سے پہلے جو آسمانی کتابیں تھیں۔وقت گزرنے کے ساتھ محفوظ نہ رہ سکیں۔مگر قرآن مجید کو محفوظ رکھنے کا وعدہ خود خدا تعالیٰ نے کیا ہے۔

بچّہ :۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید کو کیسے محفوظ رکھے گا؟

ماں :۔ ایک تو قرآن مجید کو محفوظ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی آیات رکوع ،سورتیں اور سپارے بالکل اسی طرح جیسا قرآن مجید رسول پاکؐ پر نازل ہوا تھا۔ ویسا ہی محفوظ رہے گا۔دوسرے اِس کے مطالب ترجمہ اور تفسیر سکھانے کا انتظام خود خدا تعالیٰ کرے گا۔

بچّہ :۔ یہ انتظام ہر زمانے کیلئے ہوگا!

ماں :۔ سچے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ ہر زمانہ میں قیامت تک قرآن شریف اُسی طرح محفوظ رہے گا۔حضرت نبی کریم صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے مکمل دین سکھایا۔مکمل دین۔اور مکمل شریعت سب کا ایک ہی مطلب ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم تو ایک انسان تھے۔جیسے انسان اپنی عمر گزار کر فوت ہو جاتے ہیں۔ آپ بھی اپنے خدا کے پاس چلے گئے۔آپ نے بتایا تھا کہ میرے خلفائے

راشدین ہوں گے ۔ اُن کے بعد مسلمان بادشاہ ہوں کی طرح حکومت کریں گے ۔ پھر ایسا زمانہ آجائے گا۔ جسمیں لوگ خدا تعالیٰ ۔ قرآنِ مجید کو بھول جائیں گے ۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ ہر صدی کے بعد ایک ایسا نیک آدمی بھیجے گا۔ جو دین میں شامل ہونے والی غلط باتیں نکالے گا اور صحیح باتیں سکھائے گا۔

بچہ :۔ صدی کسے کہتے ہیں؟

ماں :۔ صدی سو سال کو کہتے ہیں ۔ سینچری بھی کہتے ہیں ۔ اور ہر صدی میں خدا کی مدد سے دین سکھانے کے لئے آنے والے شخص کو مجدد کہتے ہیں۔

بچہ :۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کی وفات کو کتنا عرصہ گزرا؟

ماں :۔ چودہ سو سال یعنی چودہ صدیاں گزر چکی ہیں۔

بچہ :۔ تو چودہ مجدّد آئے ہوں گے

ماں :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے بتایا تھا کہ تیرہ صدیوں کے شروع میں مجدد آئیں گے ۔ مگر چودہویں صدی میں بہت بڑا مجدد آئے گا۔ آپ نے اس مجدد کو مہدی کہا یعنی ہدایت دینے والا ۔ سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرنے والا۔

بچہ :۔ جب ہر صدی میں ایک مجدد آیا تو لوگ سچی تعلیم کو بھول کیوں گئے؟

ماں :۔ جب کوئی چیز بار بار دہرائی نہ جائے تو بھول جاتی ہے ۔ یہی حال سچی تعلیم کا ہوا۔ اس بات کو یوں سمجھ لو جیسے انسان بیمار ہوتا ہے ۔ بخار کھانسی ۔ سر درد وغیرہ یہ جسمانی بیماریاں ہوتی ہیں ۔ جب لوگ سچی تعلیم پر عمل نہ کریں تو روحانی طور بیمار ہو جاتے ہیں۔

بچہ :۔ جسمانی بیماری کے لئے ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں ۔ روحانی

بیماری کا علاج کیسے ہوتا ہے؟۔

ماں :۔ جسمانی بیماری کم ہو تو چھوٹے موٹے ڈاکٹر سے علاج کروا لیتے ہیں۔ اگر بیماری زیادہ ہو تو اسپیشلسٹ کے پاس جاتے ہیں۔ اِسی طرح چھوٹی روحانی بیماری کے لئے مجدد آتے رہے مگر روحانی بیماریاں بہت بڑھ گئیں تو مجددِ اعظم مہدی تشریف لائے۔

بچّہ :۔ آپ باتوں میں اتنی دور نکل گئیں۔ وہ بات بتائی ہی نہیں۔ کہ ہم احمدی کیوں کہلاتے ہیں۔

ماں :۔ ہم احمدی اس لئے کہلاتے ہیں کہ ہم نے مجددِ اعظم مہدیٔ وقت حضرت مرزا غلام احمد کو سچا مان لیا ہے جو حضرت مرزا غلام احمد کو چودہویں صدی کا مجدد مہدی اور خدا کی طرف سے علم پا کر سچی باتیں بتانے والا مان لے وہ احمدی کہلاتا ہے۔

بچّہ :۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے بتائے ہوئے مجددِ اعظم کو مان لیا ہے۔

ماں :۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ خدا نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی باتیں ماننے کی توفیق دی۔ ہم سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم اور خدا تعالیٰ بہت خوش ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ساری دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی باتیں ماننے لگ جائے۔ اور یہ جان لے کہ اس زمانہ میں جس مہدی کے آنے کی خبریں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار دی تھیں۔ یہی کام آپ کو بڑے ہو کر کرنا ہے کہ سب کو بتائیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی سب باتیں مانیں۔ آپ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے فوج کے سپاہی ہیں۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

حضرت خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلّم

پیارے بچو ! میں آپ کو ایک ایسی بات بتا رہی ہوں جس کو سمجھنے کے بعد آپ کو بہت خوشی ہوگی اور آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرینگے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسے نبی کو ماننے کا موقع دیا جو دنیا کے سارے انسانوں سے بڑی شان والا ۔سارے نبیوں سے بہتر اور سب کا سردار ہے جو خدا تعالیٰ کا سب سے پیارا ہے ۔اور جس نے خدا تعالیٰ سے سب انسانوں سے زیادہ پیار کیا ایسے پیارے انسان کو خدا تعالیٰ نے سب سے بڑا انعام دیا۔ سب سے بڑا عہدہ دیا۔ سب سے بڑا مرتبہ دیا سب سے اونچی شان دی۔ جو سب سے اونچی جگہ پر ہوتا ہے۔ اُس سے اُونچا کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس بلند مرتبے کا نام اس انعام کا نام ہے۔ خَاتَمُ النبیین ۔ یہ نام تو آپ نے پہلے بھی سنا ہوگا مگر آپ کو اس کا مطلب نہیں آتا ہوگا۔ یہ عربی کا لفظ ہے۔ خاتم کا مطلب ہے مہر اور نبیین کا مطلب ہے سب نبیوں کی۔ اس کا مطلب ہوا نبیوں کی مہر۔

یہ مرتبہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ صرف آپؐ کو ملا نہ آپؐ سے پہلے کسی کو ملا نہ آپؐ کے بعد کسی کو مل سکتا ہے اس نام خاتم النبیین سے آپؐ کی بلند شان کیسے ظاہر ہوتی ہے۔ یہ بھی ہمیں قرآنِ پاک نے سکھایا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے دنیا بنانے کا ارادہ کیا تو اس دنیا میں ساری مخلوق سے سمجھدار مخلوق انسان کو پیدا کرنا چاہا۔ ابھی پہلا انسان بھی نہیں بنا تھا جب خدا تعالیٰ نے اپنے نور سے ایک حصّہ انسانوں کو دینے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے ایک مکمل انسان بنایا جس میں سب خوبیاں ہوں۔ اس کا نام محمدؐ رکھا اور اس میں اپنا نور ڈالا اُس نور کو نورِ محمدیؐ کہا۔ اس نور سے دوسرے انسانوں کو بھی کچھ

حصہ ملا۔

اللہ تعالیٰ نے اندھیرے میں ایک چراغ جلا دیا۔ اب جہاں بھی اُجالا یا روشنی نظر آئے۔ اُس نے اُسی روشنی سے حصّہ لیا ہوگا۔ اسی سے اپنی موم بتی جلائی ہوگی۔ موم بتی جلانے سے چراغ کی روشنی کم نہیں ہوتی۔ موم بتی بھی روشنی پھیلانے لگتی ہے۔ ایسے چراغ کو سراج کہتے ہیں۔ اور روشنی کے لئے عربی میں منیر کا لفظ آتا ہے۔ سراج منیر ایسے چراغ کہتے ہیں جو بہت روشنی دیتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ خود جلاتا ہے اور ہر وقت روشن رہتا ہے۔ قرآن مجید میں ہمارے پیارے آقا کا نام سراجِ منیر بھی آیا ہے۔ سراج کا مطلب سورج بھی ہے آپ نے دیکھا سورج کتنا روشن ہے ہر صبح نکلتا ہے ساری دنیا کو روشنی دیتا ہے۔ دنیا کو روشنی دینے سے اُسکی روشنی کم نہیں ہوتی اُسکی اپنی روشنی ہے۔ اپنا نور ہے اور نظام شمسی کے سارے سیّارے اس کے گرد گھومتے ہیں کیونکہ اس کی اپنی کشش ہے جس نے ان کرّوں کی اپنی طرف کھینچا ہوا ہے۔ مناسب فاصلوں پر مناسب رفتار سے مقرر راستوں پر نو سیارے سورج کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ وہ سب اپنے لئے روشنی، گرمی اور طاقت سورج سے حاصل کرتے ہیں۔ ان سیاروں میں ایک ہماری زمین ہے وہ بھی سورج کے گرد چکر لگاتی اور اس سے روشنی لیتی ہے۔ جب رات ہوتی ہے تو سورج کا چراغ نہیں بجھتا بلکہ وہ دوسری طرف کی دنیا کو روشنی دے رہا ہوتا ہے۔ جو حِصّہ سورج سے روشنی لیتا ہے وہاں دن ہوتا ہے۔ اور دوسرے حصے میں رات۔ سورج کے خاندان، نظامِ شمسی میں سورج مرکز ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس خاندان میں کوئی اور سورج آجائے؟ ایسا ہرگز ممکن نہیں ہے سارا نظام تباہ ہو جائے گا۔ نہ پہلا سورج رہے گا نہ نیا آنے والا نہ زمین چاند اور نہ دوسرے سیارے۔ کیانکہ ہر نظام کا صرف ایک مرکز ہوسکتا ہے۔ صرف ایک سورج ہوسکتا ہے۔

صرف نظامِ شمسی ہی میں ایک مرکز نہیں ہوتا آپ کو ایک اور مثال دیتی ہوں جس سے ایک مرکز کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے گا۔ ہر جاندار کا جسم چھوٹے چھوٹے اجزاء سے مل کر بنا ہے۔ یہ جزو خلیے یا Cells کہلاتے ہیں ہر خلیہ کا اپنا مرکز نیوکلئیس ہوتا ہے۔ باقی ساری چیزیں اس نیوکلئس کے گرد گھومتی ہیں۔ اگر نیوکلئس کو نکال لیں تو Cell تباہ ہو جاتا ہے اگر دوسرا ڈال دیں تب بھی تباہ ہو جاتا ہے جس طرح نظامِ شمسی میں سورج سے سب کُرّے روشنی گرمی اور طاقت حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح خلیے کے مرکز نیوکلئس کی ذمہ داری ہے وہ Cell کے سارے نظام کو چلائے۔

آپ کو ایٹم کا خیال آرہا ہوگا۔ ایٹم کا نظام بھی ایک مرکز کے گرد گھومتا ہے جتنی دھاتیں ہیں، مٹی ہے پتھر ہیں پوری زمین کا ایک چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا کرتے جائیں تو آخر میں ہمیں ذرّہ ملے گا اس کو ایٹم کہتے ہیں۔ اس ایٹم میں بھی اپنا نیوکلئس ہوتا ہے۔ اس کے ارد گرد منفی طاقت کے الیکٹرون حرکت کرتے ہیں اگر باہر سے کوئی الیکٹرون داخل ہو تو نیوکلئس کو توڑ دیتا ہے اور جب مرکز ٹوٹ جائے تو سارا انظام ختم ہو جاتا ہے بڑی تباہی آتی ہے۔ بڑے بڑے شہر لمحوں میں مٹی کا ڈھیر بن جاتے ہیں

ہمارے گھر بھی ایک یونٹ ہوتے ہیں ہر خاندان کا ایک سربراہ ہوتا ہے۔ جو عام طور پر باپ ہوتا۔ بچّے زیادہ ہو سکتے ہیں مگر باپ ایک ہی ہوتا۔ ملک کے نظام میں بھی ایک بادشاہ ہوتا ہے یا ایک صدر یا وزیرِ اعظم ہوتا ہے۔ سکول میں ایک پرنسپل ہوتا ہے۔ جو سارے سکول کا نظام سنبھالتا ہے۔

بات لمبی ہوگئی ہے مگر مرکز کی اہمیت بتانی تھی اور یہ بھی کہ مرکز طاقت دیتا ہے۔ دنیا کے نظاموں کے کچھ مرکز سمجھا کر اب آتے ہیں روحانی نظام کی طرف جس میں خدا تعالیٰ کی حکومت ہے خدا تعالیٰ نے زمین پر روشنی دینے کے

لئے جس طرح سورج پیدا کیا۔اسی طرح روحانی دنیا یعنی دین کی دنیا کا بھی ایک سورج بنایا ہے۔یہ سورج مرکز ہے یہ ہمارے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ان کے ارد گرد کئی کُرّے، سیارے یعنی نبی ہیں۔ایک لاکھ چوبیس ہزار تو ہم نے پڑھے ہیں جو ان سے روشنی لے کر آگے روشنی پہنچاتے ہیں۔یہ روشنی ہے ہدایت کی،سچائی کی،اچھائی کی،اسی روشنی کو نور محمدیؐ کہتے ہیں جس طرح ہم یہ جانتے ہیں کہ سارے سیّارے سورج سے روشنی لیتے ہیں۔ اسی طرح ہم کو علم ہو گیا کہ جہاں بھی خدا کی محبت کی روشنی ہے اُسی ایک روحانی سورج سے حاصل ہوئی ہے۔جس طرح ہم یہ جانتے ہیں کہ سورج چمکتا رہتا ہے۔ماند نہیں پڑتا یہ زمین ہے جو گھومتی ہے اور اُس کا جو حِصہ سورج کے آگے ہوتا ہے روشنی حاصل کرتا ہے اور جو حِصہ سورج سے اوجھل ہوتا ہے سورج سے روشنی حاصل نہیں کرسکتا۔ہاں چاند ستارے سورج سے روشنی حاصل کر کے اس حصے کو سورج کی روشنی پہنچاتے ہیں۔ہمیں علم ہے کہ چاند از خود روشن نہیں ہے۔ سورج کی روشنی سے روشن ہوتا ہے ہم جب سورج کے سامنے آئینہ رکھ دیں تو کتنی چمک پڑتی ہے۔بالکل سورج کی طرح مگر آئینہ سورج تو نہیں ہو جاتا۔سورج اس دنیا کا ہو یا روحانی دنیا کا سراج منیرؐ اپنی تمام تر روشنی اپنی شان اور دوسروں کو روشنی ، طاقت اور گرمی دینے کے ساتھ ساتھ قائم رہتا ہے۔اس کی روشنی میں کسی دوسرے کے روشنی لینے سے کوئی کمی نہیں آتی۔روشنی ملے گی تو ایک ہی ذات سے جو جس قدر چاہے حاصل کر لے۔

اب خاتم النبیینؐ کی بات آپ کو سمجھا دوں۔قرآنِ پاک میں یہ لفظ 'ت' پر زبر یعنی خاتَم آیا ہے۔ خاتم کا مطلب مہر ہے۔یہ میں آپ کو بتا چکی ہوں۔آپ نے مہریں دیکھی ہوں گی۔جب پرنسپل یا کوئی بڑا افسر کوئی خط لکھتا ہے تو اس پر دستخط کے ساتھ مہر لگاتا ہے جس سے اس خط کے متعلق یقینی علم ہو جاتا

ہے کہ یہ خط اُسی کی طرف سے ہے جس کی مہر لگی ہے۔آپ نے آنحضورؐ کی کہانی میں پڑھا تھا کہ آپؐ نے بادشاہوں کو خط لکھے تو اپنے نام محمد رسول اللہ کی مہر بنوا کران پر لگائی یہ تو ظاہری نظر آنے والی مہر تھی مگر آپ کی ایک مہر ایسی ہے جو لگی ہوئی نظر نہیں آتی مگر آپ سے محبت کرنے والوں پر لگتی ہے کہ یہ بندہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ جو بندہ محبت کرے گا وہ رسول پاکؐ کا نور حاصل کرے گا نور اور تو کہیں سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ جیسے سورج کے علاوہ کہیں سے روشنی نہیں مل سکتی ہے۔اب یہ بندوں پر ہے وہ ستاروں جتنی روشنی حاصل کریں یا چاند جتنی، جو سچا ہوگا اور آپؐ سے بے حد محبّت کرے گا خدا تعالیٰ سے بے حد محبت کریگا۔اس کے ایمان پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی مہر لگے گی وہ زیادہ روشنی حاصل کرے گا۔ کیونکہ آپؐ صرف نبی اور رسول اور سراج منیر ہی نہیں تھے بلکہ اپنی روشنی پھیلانے والے تھے جو روشنی لے گا روشن ہو جائے گا۔اس سے آپ کی شان میں کمی نہیں آئے گی۔آئندہ کوئی شخص آنحضرتؐ کی تصدیقی مہر کے بغیر روحانی درجہ حاصل نہیں کرسکتا، وہی درجہ پاسکتا ہے۔جس نے آپؐ سے روشنی لی ہو۔آپ کا شاگرد ہو آپ کا خادم ہو۔

لفظ خاتم کبھی کبھی 'ت' کے نیچے زیر سے بھی پڑھا جاتا ہے۔جس کا مطلب ہے کسی چیز کی انتہا یا اونچا مرتبہ جس کے اوپر کوئی مرتبہ نہ ہو اس سے ہمارے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کی شان کا پتا چلتا ہے۔جب کوئی مکمل شان کا ہوتا ہے تو اُس سے بڑا کوئی نہیں ہوتا۔اُس سے چھوٹا ہوسکتا ہے۔اب دیکھئے ہم کتنے خوش ہیں کہ ہم سب سے اُونچی شان والے نبی کو مانتے ہیں۔بعض لوگ جو عربی نہیں سمجھتے اس لفظ کو اُردو یا پنجابی کا سمجھ کر یہ ترجمہ کر لیتے ہیں کہ آپؐ نبیوں کو ختم کرنے والے تھے۔یعنی آپؐ کے بعد کوئی نہیں آئے گا۔ایسا سوچنا بڑی گستاخی ہے۔سورج تو چمکتا رہے گا۔روشنی دیتا رہے گا۔یہ سوچ لینا کہ سورج

اس تاریخ تک روشنی دے گا پھر روشن تو رہے گا مگر کوئی اس سے روشنی حاصل نہیں کر سکے گا۔ بہت بڑی غلطی ہے پیارے بچوں بلند شان والے تصدیقی مہر والے پیارے خاتم النبیینؐ پر درود اور سلام بھیجو۔

اللھم صلی علی محمدٍ وَ الِ محمدٍوَبَارِكْ وَسَلَّمْ

ظہورِ امام مہدیؑ

بچّہ :۔ امّی آج آپ صبح سے یہ آیت کیوں یاد کر رہی ہیں؟

ماں :۔ بچّے یہ سورۃ جمعہ کی آیت ہے کل برابر والی آنٹی آئی تھی سامنے حضرت مسیحِ موعود کی تصور دیکھ کر پوچھ رہی تھیں یہ کس کی تصویر ہے۔

بچّہ :۔ ان کو نہیں معلوم یہ حضرت امام مہدی کی تصویر ہے۔

ماں :۔ میں نے انہیں بتایا تھا کہ یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر ہے جو اس زمانے کے امام مہدی اور مسیحِ موعود ہیں۔ مگر وہ کہنے لگیں کیا امام مہدی کے آنے کا قرآن پاک میں ذکر ہے؟ اُن کو سمجھانے کیلئے میں نے قرآن پاک کی بہت سی آیات کے حوالے جمع کئے ہیں اور سورۃ جمعہ کی آیت زبانی یاد کر رہی ہوں۔

بچّہ :۔ مجھے بتائیں اس آیت کا مطلب کیا ہے ؟

ماں :۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ

پوری آیت کا ترجمہ یوں ہے۔ وہی خدا ہے جس نے اُمیوں میں بہت بڑا رسول بھیجا جو ان کو خدا تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور پاک بناتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ جن میں یہ نبی آئے وہ اس نبی کے آنے سے پہلے بہت غلط راستے پر تھے۔ وہی اللہ پھر اس رسول کو دوسرے لوگوں میں بھیجے گا۔ یہی رسول پھر آیات سنانے پاک بنانے اور کتاب وحکمت سکھانے کا کام کرے گا۔ یہ دوسرے لوگ (عرب کے) ان لوگوں سے ابھی نہیں ملے۔ اللہ سب کچھ کر سکتا اور وہ سب کا کام اپنے مناسب وقت پر کرتا ہے۔

بچّہ :۔ وہ دوسرے لوگ کون ہوں گے؟

ماں :۔ یہی سوال اُن لوگوں نے بھی کیا تھا جب یہ آیت پیارے رسولؐ

نے تلاوت فرمائی تو مجلس میں بیٹھے ہوئے صحابہؓ نے یہ سوال تین مرتبہ ایا۔ اس مجلس میں سب لوگ عرب کے تھے صرف ایک شخص غیر عرب تھے۔ یہ مشہور صحابی حضرت سلمان فارسیؓ تھے۔آپ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ جب وہ زمانہ آئے گا اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا گیا ہو تو ان لوگوں کی اولاد میں سے ایک شخص اس کو زمین پر واپس لائے گا۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ، مسلم)

بچہ :۔ مگر آپ نے تو بتایا کہ جو شخص ایک دفعہ فوت ہو کر آسمان پر چلا جائے۔واپس نہیں آتا پھر آنحضور دوبارہ کیسے آئیں گے۔

ماں :۔ ہم آنحضورؐ کے الفاظ سے ہی آپ کے سوال کا جواب تلاش کرتے ہیں۔قرآن پاک میں لکھا ہے کہ آنحضورؐ دوبارہ آئیں گے۔اور آنحضورؐ سمجھا رہے ہیں کہ وہ شخص غیر عربی ہوگا اس کا مطلب ہے کہ آنحضورؐ خود نہیں آئیں گے بلکہ کوئی غیر عربی شخص آئے گا وہ وہی کام کرے گا جو آنحضورؐ کرنے آئے تھے۔

بچہ :۔ اس میں ثریا ستارے پر ایمان جانے کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔پھر امام مہدی آئیں گے۔

ماں :۔ مجھے یہ حدیث سناتے ہوئے آنحضورؐ کے امام مہدی سے پیار کی ایک اور حدیث یاد آ گئی۔ایک دفعہ آنحضورؐ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔آپؐ نے فرمایا۔اے اللہ مجھے اپنے بھائیوں سے ملا۔صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہؐ ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آحضورؐ نے فرمایا ''تم تو میرے صحابہؓ ہو میرے بھائی تو آخری زمانے کے وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر سچا ایمان رکھیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔

(بحار الانوار مطبوعہ تہران ۸۹۵)

بچہ :۔ آنحضورؐ نے بتایا تھا کہ مہدی کب آئیں گے؟

ماں :۔ احادیث میں لکھا ہے کہ آنحضورؐ کی وفات کے ۱۲۰۰ سال بعد مہدی آئیں گے۔

(انجم الثاقب جلد 2 209)

جب بات بہت عرصہ بعد کی بتائی جاتی ہو تو صدیوں کا حساب ہوتا ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئیں گے۔ اور چودھویں صدی میں امام مہدی آئیں گے۔

بچّہ :۔ صدی کا سر کسے کہتے ہیں۔

ماں :۔ عربی میں لفظ رائس استعمال ہوا ہے جس کا مطلب سر ہے۔ جب صدیوں کا حساب کرتے ہیں تو سر سے مُراد ایک صدی کا بالکل آخری اور اگلی صدی کا بالکل پہلا حصّہ ہوتا ہے۔

بچّہ :۔ پھر ہر صدی کے سر پر مجدد آئے تھے؟

ماں :۔ تیرہ صدیوں کے تیرہ مجدد آئے اور چودھویں صدی کے مجدد امام مہدی آئے۔ جب ہم صدی گنتے ہیں تو اگر ہم سن بارہ سو بولیں تو تیرھویں صدی مراد ہوتی ہے۔ یہ تو آپ سمجھ گئے۔ اب آپ سوچ کر بتائیں کہ اندازاً امام مہدی کب ظاہر ہو سکتے ہیں۔

بچّہ :۔ یہ تو کچھ مشکل نہیں تیرھویں صدی کے آخر یا چودھویں صدی کے شروع میں۔

ماں :۔ بالکل ٹھیک سن ہجری کے مطابق حضرت مسیح موعود ۱۴ شوال ۱۲۵۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور چالیس برس کی عمر میں چودھویں صدی کے سر پر یعنی ۱۲۹۰ ہجری میں مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

بچّہ :۔ یہ سب حساب کتاب تو اُس وقت سب مسلمانوں نے لگا لیا ہوگا۔

ماں :۔ سب نے لگایا تھا۔ خاص طور پر مذہبی علم رکھنے والے لوگوں نے۔

لوگ دعائیں کیا کرتے تھے کہ اے خدا مسلمانوں کی حالت بہت خراب ہوگئی ہے اب مہدی بھیج دے۔

بچہ :۔ کوئی اور نشانی بتائی تھی؟

ماں :۔ بچے نشانیاں تو اتنی ہیں کہ کتابیں بھر جائیں مگر آپ کو ایک ایسی نشانی بتاؤں گی جو حیرت انگیز ہے۔ آنحضورؐ کے الفاظ سنیئے :" ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں یہ ایسی نشانیاں ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے کسی کے لئے یہ نشانی ظاہر نہیں ہوئی اور وہ نشانیاں یہ ہیں کہ مہدی کے زمانے میں رمضان کے مہینے میں چاند کو (اس کے گرہن لگنے والی راتوں میں سے) پہلی رات میں اور سورج کو (اس کے گرہن لگنے والے دنوں میں سے)درمیانی دن گرہن لگے گا۔

سنن دار قطنی باب صفۃ صلوٰۃ الکسوف، والخسوف وَھَیئَتُھُما 188 مطبع النصاری دہلی ۱۳۱۰ھ

(دار قطنی، بحار الانوار)

بچہ :۔ پھر یہ گرہن لگے تھے؟

ماں :۔ بالکل لگے تھے۔ خدا تعالیٰ کی باتیں تو بالکل سچی ہوتی ہیں۔ ۱۸۹۴ء میں جب ہمارے امام، مہدی ہونے کا دعویٰ کر چکے تھے۔ رمضان کے مہینے میں انہیں تاریخوں میں گرہن لگے۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۶ دسمبر ۱۸۹۶ء)

بچہ :۔ یہ تو ہماری طرف والی دنیا نے دیکھے ہوں گے۔ مغرب کی طرف والی دنیا کو کیسے پتہ چلے گا کہ نشانی پوری ہوگئی۔

ماں :۔ خدا تعالیٰ کے کام نامکمل نہیں ہوتے۔ اگلے ہی سال ۱۸۹۵ء دوسری طرف والی دنیا میں بھی گرہن لگے۔

بچہ :۔ کچھ جگہ وغیرہ کا بھی بتایا تھا امام مہدی کہاں پیدا ہوں گے؟

ماں :۔ آنحضورؐ نے فرمایا تھا امام مہدی دمشق سے مشرق کی طرف پیدا

ہوں گے۔

(کنزالاعمال جلد۲صفحہ۲۰۳)

دمشق سے مشرق کی طرف برصغیر واقع ہے۔ برصغیر میں سے بھی ملک کی نشان دہی فرمائی۔آپ کے الفاظ تھے۔

''قیامت آنے سے پہلے ملکِ ہند میں ایک مہدی آئے گا''۔

(نجم الثاقب جلد۲ حاشیہ۴۲،۴۱)

اس کا مطلب ہوا کہ دمشق سے مشرق میں برصغیر کے ملک ہندوستان میں مہدی ظاہر ہوں گے۔

بچہ :۔ ملک تو بہت بڑا ہوتا ہے کوئی خاص جگہ نہیں بتائی۔

ماں :۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا 'ایک عظیم الشان مرد امامت کا دعویٰ کرے گا ۔ اُس کے ظاہر ہونے کا مقام دو نہروں ، دریاؤں کے درمیان ہوگا۔

(مشکوۃ باب اشراط الساعۃ ۴۷۱)

بچہ :۔ کیا قادیان دو دریاؤں کے درمیان ہے؟

ماں :۔ دو دریاؤں کے درمیان ہے دریائے راوی اور دریائے بیاس کے درمیان۔ پھر مادھو پور سے دو بڑی نہروں، نہر قادیان اور نہر بٹالہ کے درمیان بھی واقع ہے۔

بات یہاں تک پہنچ گئی کہ دمشق سے مشرق کی طرف برصغیر کے ملک ہندوستان میں دو دریاؤں کے درمیان ایک گاؤں سے مہدی ظہور فرمائیں گے۔

بچہ :۔ گاؤں کا نام بھی بتایا ہوگا۔

ماں :۔ جی ہاں گاؤں کا نام بھی بتایا تھا۔ ''مہدی ایک بستی سے دعویٰ

کرے گا۔جس کا نام کدعہ ہوگا''۔ [1]

کدعہ قادیان سے کتنا مِلتا جلتا ہے۔شہروں کے ناموں میں زیادہ استعمال سے تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے۔ جیسے کراچی کا پرانہ نام کلاچی تھا پھر کرانچی ہوا اب کراچی ہے۔

بچّہ :۔ نام بھی بتایا تھا؟

ماں :۔ جس حدیث میں ملک ہند کا ذکر ہے۔اُسی میں نام بھی بتایا ہے ایک گروہ مہدی کے ساتھ جہاد کرے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

بچّہ :۔ صرف فوٹو کی کسر رہ گئی۔ (جامع الصغیر ۱ ۴۵ مصری، کنزل الاعمال ۷ ۲۰۲)

ماں :۔ فوٹو بھی کھینچی تھی مگر لفظوں میں ،درمیانے قد کے ہوں گے سُرخ وسفید رنگ کے ہوں گے۔ بال سیدھے ہوں گے۔مہدی بہت خوبصورت ہوں گے۔

(سنن ابوداؤد کتاب المہدی)

بچّہ :۔ اُن کا پیشہ بھی بتایا تھا۔

ماں :۔ جی ہاں اُن کا پیشہ زمینداری بتایا تھا۔حضرت مسیحِ موعود پنجاب کے زمیندار رئیس گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ (سنن ابوداؤد کتاب المہدی)

بچّہ :۔ اس قدر واضح نشانیوں پر تو سب مان گئے ہوں گے۔

ماں :۔ سب تو نہیں نیک طبیعت کے لوگوں نے مان لیا۔ بہت اطاعت کی کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تھا۔

---

[1] جواھر الاسرار قلمی ۵۶ مصنفہ حضرت شیخ علی حمزہ علی الملک الطوسی ارشادات فریدی جلد۳ ۷۰ مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ ۱۳۲۰ ھجری

جب مہدی ظاہر ہوں گے تو انہیں میرا سلام کہنا۔ ان کو مان لینا اُن کی بیعت کر لینا۔ انہیں تلاش کر کے اُن تک پہنچنا خواہ تمہیں برف پر سے گھسٹتے ہوئے جانا پڑے۔ (طبرانی الاوسط والصغیر)

اب بہت وقت ہو گیا ہے باقی باتیں پھر۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

احادیث

☆ خَیرُ الاَ مُوْرِ اَوْ سَطُھَا

کاموں میں سب سے بہتر میانہ روی والا کام ہوتا ہے۔

☆ خَیرُ الزَّادِ التَّقْوٰ یٰ

سب سے بہتر زادِراہ تقویٰ ہے

☆ اَلْغِنیٰ غِنیَ النَّفْسِ

دولت مندی تو دل کی دولت مندی ہے

☆ اَلْبَلآ ءُ مُوءَ کَّل با لْمَنْطِقِ

بعض دفعہ بات کرنے سے مصیبت آ جاتی ہے

☆ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَ ھَبَّ

آدمی اُس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اُسے محبت ہوتی ہے۔

☆ اَلْمَجَا لِسُ با لْا مَا نَۃِ

مجلسیں امانت کے ساتھ ہونی چاہئیں

☆ اَلْاَ عْمَالُ با لِنّیَّۃِ

اعمال کا دارومدار نیّت پر ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیّہ کے تین الہام

۱۔ لَا تحزَنْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی
غم نہ کر تجھ کو ہی غلبہ ہوگا

۲۔ قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے

۳۔ I Shall Help You
میں تمہاری مدد کروں گا

حضرت بانی سلسلہ احمدیّہ کی چند کتابوں کے نام

۱ . اسلامی اصول کی فلاسفی

۲ . کشتیٔ نوح

۳ . آئینہ کمالاتِ اسلام

۴ . الوصیّت

۵ . ازالہ اوہام

حِصّہ نظم

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیوں کر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اُس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بُستاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیوں کر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اُس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیوں کر بنانا نورِ حق کا اُس پہ آساں ہے
ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُس پہ قرباں ہے

(کلام حضرت بانیء سلسلہ احمدیہ)

محمود کی آمین

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اُس کے سب ہیں فانی غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

سب غیر ہیں وہی ہے اِک دل کا یارِ جانی
دل میں میرے یہی ہے سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

کیونکر ہو شُکر تیرا، تیرا ہے جو ہے میرا تونے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا

جب تیرا نورُ آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مُبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِیْ

اَے قادرو توانا ! آفات سے بچانا ہم تیرے دَر پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا

غیروں سے دِل غنی ہے جب سے ہے تُجھ کو جانا
یہ روز کر مُبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِی

کر ان کو نیک قسمت دے اِنکو دین و دولت کر اِن کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت

دے رُشد اور ہدایت اور عُمر اور عزّت
یہ روز کر مُبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِی

اے میرے بندہ پرَوَر کر اِن کو نیک اختر رُتبہ میں ہوں یہ بَرتر اور بخش تاج و افسر

تو ہے ہمارا رہبر، تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مُبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِی

شیطاں سے دُور رکھیو اپنے حضور رکھیو جانِ پُر زِ نُور رکھیو دِل پُر سُرور رکھیو

ان پر مَیں تیرے قرباں ! رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مُبارک سُبْحٰنَ مَنْ یَّرَانِی

(دُرِّثمین)

ہے دستِ قبلہ نما لآ اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

ہے دستِ قبلہ نما لآ اِلٰـــــہَ اِلَّا اللّٰہ
ہے دردِ دل کی دَوا لآ اِلٰـــــہَ اِلَّا اللّٰہ

کسی کی چشمِ فسوں ساز نے کیا جادُو
تو دِل سے نکلی صدا لآ اِلٰـــــہَ اِلَّا اللّٰہ

جو پُھونکا جائیگا کانوں میں دل کے مُردوں کے
کرے گا حشر بپا لآ اِلٰـــــہَ اِلَّا اللّٰہ

قریب تھا کہ مَیں گر جاؤں بارِ عصیاں سے
بنا ہے لیک عصا لآ اِلٰـــــہَ اِلَّا اللّٰہ

گِرہ نہیں رہی باقی کوئی مِرے دِل کی
ہوا ہے عُقدہ کشا لآ اِلٰـــــہَ اِلَّا اللّٰہ

عقیدہء ثنویّت ہو یا کہ ہو تثلیث
ہے کزب بحث وخطا لآ اِلٰـــــہَ اِلَّا اللّٰہ

ہے گاتی نغمئہ توحید نَے نیَستاں میں
ہے کہتی بادِ صبا لآ اِلٰـــــہَ اِلَّا اللّٰہ

ترا تو دل ہے صنم خانہ پھر تجھے کیا نفع
اگر زباں سے کہا لآ اِلٰـــــہَ اِلَّا اللّٰہ

حضورِ حضرتِ دیاں شفاعتِ نادم
کرے گا روزِ جزا لَآ اِلٰـــــــہَ اِلَّا اللّٰہ
زمیں سے ظلمتِ شرک ایک دَم میں ہوگی دُور
ہوا جو جلوہ نما لَآ اِلٰـــــــہَ اِلَّا اللّٰہ
ہزاروں ہوں گے حسیں لیک قابلِ اُلفت
وہی ہے میرا پیا لَآ اِلٰـــــــہَ اِلَّا اللّٰہ
نہ دھوکا کھائیو نا داں کہ شش جہات میں بس
وہی ہے چہرہ نما لَآ اِلٰـــــــہَ اِلَّا اللّٰہ
چھپی نہیں کبھی رہ سکتی وہ نِگہ جس نے
ہے مجھ کو قتل کیا لَآ اِلٰـــــــہَ اِلَّا اللّٰہ
بروزِ حشر سبھی تیرا ساتھ چھوڑیں گے
کرے گا ایک وفا لَآ اِلٰـــــــہَ اِلَّا اللّٰہ
ہزاروں بلکہ ہیں لاکھوں علاج رُوحانی
مگر ہے روحِ شفا لَآ اِلٰـــــــہَ اِلَّا اللّٰہ

کلامِ محمود

نہیں محروم اُس درگاہ سے کوئی

(انتخاب کلام از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب)

ہمارا فرض ہے کرنا دُعا کا
پھر آگے چاہے وہ مانے نہ مانے

اگر مانے کرم اس کا ہے ورنہ
وہ جانے اور اس کا کام جانے

خدائے غیب داں اور جانتا ہے
کہ کیا ہیں نعمتیں اور تازیانے

دعائیں گو سبھی ہوتی ہیں منظور
یہ فرمایا حضورِ مصطفیٰؐ نے

مگر مل جائے جو مانگا ہے تُو نے
نہیں ٹھیکہ لیا اس کا خدا نے

کبھی ملتا ہے جو دنیا میں مانگو
کبھی عقبیٰ کے کھُلتے ہیں خزانے

کبھی کوئی مصیبت دُور ہوکر
بدل جاتے ہیں تلخی کے زمانے

عبادت بن کے رَہ جاتی ہیں اکثر
خدا اور اُس کے بندے کو ملانے

کبھی مقصد بدل جاتا ہے مثلاً
بجائے زر ۔ پسر بھیجا خدا نے

مگر نقصان دہ جو ہوں دُعائیں
کرم اُس کا ہے اگر اس کو نہ مانے

نہیں محروم اُس درگاہ سے کوئی !
کہ بخشش کے ہزاروں ہیں بہانے

میں احمدی بچّی ہوں

میں احمدی بچّی ہوں　　میں احمدی بچّی ہوں
ہے عزم جواں جس کا　　اُس قوم کی بیٹی ہوں
میں بات کی سچّی ہوں　　میں قول کی پکّی ہوں

باقی ہیں زمانے میں اب صدق وصفا مجھ سے
ہے حُسنِ ادا مجھ سے ہے مہرو وفا مجھ سے

قراں مری دولت ہے　　ایماں مری زینت ہے
اسلام کی خادم ہوں　　خدمت مجھے راحت ہے
اقوال میں شوکت ہے　　کردار میں عظمت ہے

عصمت کی انا مجھ سے عفت کی بقا مجھ سے
سیکھیں گے جہاں والے آئین حیا مجھ سے

تابندہ جبیں میری　　ہر بات حسیں میری
جو دنیا پریشاں ہے　　وہ دنیا نہیں میری
اک تازہ فلک میرا　　اک تازہ زمیں میری

اس دور کی ظلمت میں پھیلے گی ضیاء مجھ سے
پہنے گا جہاں سارا کرنوں کی قبا مجھ سے

یکساں مری تنہائی اور انجمن آرائی
بے کار تکلف کی بنتی نہیں سودائی
میں فیضِ مسیحا سے کرتی ہوں مسیحائی

اس دنیا میں آئے گی جنت کی ہوا مجھ سے
راضی ہوں خدا سے میں راضی ہے خدا مجھ سے

(عبدالمنان ناھید)

ہم احمدی بچّے ہیں

ہم احمدی بچّے ہیں کچھ کر کے دکھا دیں گے
شیطاں کی حکومت کو دنیا سے مٹا دیں گے

ہر سمت پکاریں گے دنیا میں نذیر آیا
ہر ایک کو جا جا کر پیغامِ خدا دیں گے

کہتی ہے غلط دنیا عیسیٰ ہے ابھی زندہ
بُرہان تَوَفّی کی قرآں سے بتا دیں گے

نکلیں گے زمانے میں ہم شمعِ ہدیٰ لے کر
ظلمات مٹا دیں گے نوروں سے بسا دیں گے

اے شادؔ گماں مت کر کمزور نہیں ہیں ہم
جب وقت پڑا اپنی جانیں بھی گنوا دیں گے

(ابراہیم شادؔ)

صد سالہ خلافت جوبلی کا روحانی پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کا جو روحانی پروگرام عطا فرمایا ہے براہِ کرم اُس پر بھرپور طریق سے عمل کریں:-

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3- سورۃ الفاتحہ۔ (روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں)

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ. (2:251) (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. (3:9) (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ. (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں کرتے ہیں (یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے) اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ. (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اس کی طرف۔

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ. (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اللہ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر۔

9- مکمل درود شریف۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

سیدالاستغفار پڑھنے کی تحریک

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 دسمبر 1998ء کو عالمی درس قرآن میں فرمایا کہ رمضان کا مہینہ استغفار کا مہینہ ہے۔ بہت لوگ حاجات کے لئے خط لکھتے ہیں۔ ان کو یاد رہے کہ حاجت براری سے پہلے استغفار ضروری ہے۔ رسول کریم ﷺ کا وعدہ ہے کہ پھر ان کو رزق دیا جائے گا اور تنگیاں دور کر دی جائیں گی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس شخص کو مبارک ہو جس کے نامہ اعمال میں استغفار بہت پایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: جو استغفار عام لوگ کرتے ہیں وہ اس سے بہت مختلف جو آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بخاری کتاب الدعوات سے آنحضرت ﷺ کا استغفار پیش فرمایا اور فرمایا یہ بہت اعلیٰ مضمون ہے جن احباب جماعت کو اس کا عربی متن یاد رکھنا مشکل ہو اس کا ترجمہ اور مضمون حاضر رکھیں اور اپنے الفاظ میں استغفار کیا کریں۔ یہ سید الاستغفار ہے اس کو رمضان کے تحفے کے طور پر یاد رکھیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یقین کے ساتھ دن کو یہ دعا کرے اور شام سے پہلے مر جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا۔ اسی طرح جو شخص رات کو یہ دعا کرے اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ بھی اہل جنت میں شامل ہوگا۔ (الفضل 12 رجنوری 1999ء)

ذیل میں سید الاستغفار کا اصل متن اور ترجمہ درج کیا جا رہا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّی، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِی، وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ، وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِی، فَاغْفِرْلِی فَاِنَّهٗ، لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار حدیث نمبر 5831)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں حسب توفیق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے عمل کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں اپنی ذات پر تیری نعمتوں اور احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔

مَحبت کے نغمات گائیں گے ہم
اَخُوَّت کی تانیں اُڑائیں گے ہم

کدُورت کی ہوں تلخیاں جس سے دور
وہ میٹھے ترانے سنائیں گے ہم

دلائل سے کثرت کو دیں گے شِکست
کہ وَحدت کا پرچم اُڑائیں گے ہم

جہاں تک نہ پہنچی ہو آوازِ حق
وہاں جا کے قرآں سُنائیں گے ہم

مَحبت کے نغمات گائیں گے ہم
اَخُوَّت کی تانیں اُڑائیں گے ہم